R.N.I.No.APURD/2013/54302

حیدرآباد

ہفتہ روزہ

فلک نما نیوز

FALAKNUMA NEWS

Urdu Weekly
Hyderabad

Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

SUNDAY 21 JUNE 2026 VOLUME:14 ISSUE :23 Rs.2.00 PAGES 4

اتوار ۲۱/جون ۲۰۲۶ء ۵/محرم الحرام ۱۴۴۸ ھ جلد (۱۴) شمارہ (۲۳) قیمت ایک روپیہ

ریونت ریڈی نے کچن میں طلبہ کیلئے روٹی تیار کی

حیدرآباد۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے تلنگانہ ماڈل اسکول کے کچن کا اچانک دورہ کرتے ہوئے طلبہ کیلئے غذاؤں کی تیاری کا جائزہ لیا۔ چیف منسٹر نے کچن میں اسٹاف کے ساتھ روٹی بنانے میں مدد کی اور انہوں نے خود کئی روٹیوں کو تیار کیا۔ چیف منسٹر نے ازراہ مذاق باورچی خانہ کی خواتین سے پوچھا کہ کیا وہ ان کی طرح پوری تیار کر سکتے ہیں۔ چیف منسٹر نے خود پوری تیار کر کے دکھائی اور خواتین اسٹاف کو صحت و صفائی کے ساتھ غذاؤں کی تیاری کا مشورہ دیا۔ چیف منسٹر نے اسکولی طلبہ کے ساتھ ناشتہ کیا۔ چیف منسٹر نے طلبہ سے تیار کی گئی غذاؤں کے بارے میں معلومات حاصل کی اور تغذیہ بخش غذاؤں کی تیاری کا مشورہ دیا۔ چیف منسٹر نے پری پرائمری کلاس رومس میں بچوں کی تعلیمی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے لائبریری، کلاس رومس، انوویشن لیاب، فزکس، بوٹنی اور کمیسٹری لیباریٹریز کا معائنہ کیا۔ اسکول کے افتتاح کے موقع پر چیف منسٹر نے امرود کا پودہ لگایا۔ انہوں نے ڈانس اور میوزک رومس کا معائنہ کیا۔ چیف منسٹر فٹبال گراؤنڈ گئے اور کچھ دیر طلبہ کے ساتھ فٹبال کھیلا۔ انہوں نے فٹبال ٹیم کے ساتھ گروپ فوٹو کھچوائی۔ چیف منسٹر ہیلی کاپٹر کے ذریعہ اروٹلہ پہنچے اور ہیلی پیاڈ سے اسکول تک اسکول کی بس میں سفر کیا۔ اسکول کیلئے خصوصی بس فراہم کی گئی ہے

ہر گھر شُدھ جل" ڈاکیومنٹری نے معاشرے کے ضمیر کو جھنجھوڑ دیا

ریڈ بلب اسٹوڈیو میں پانی کے بحران اور انسانیت پر مبنی ڈاکیومنٹری نے حاضرین کو جذباتی کر دیا

ممبئی: گزشتہ شام ریڈ بلب اسٹوڈیو میں پیش کی گئی 30 منٹ کی سماجی ڈاکیومنٹری "ہر گھر شُدھ جل" نے حاضرین کے دل و دماغ پر گہرا اثر چھوڑا۔ یہ صرف ایک فلم نہیں بلکہ ہندوستان کے دیہات میں پھیلے پانی کے بحران، آلودہ پینے کے پانی اور اس سے جڑی انسانی المیوں کی ایک زندہ دستاویز تھی۔ اس متاثر کن ڈاکیومنٹری کے پس منظر میں سریندر شرما اور بنٹی شریواستو کی برسوں کی محنت اور سماجی خدمت صاف نظر آئی۔ انہوں نے ثابت کیا کہ اگر پختہ ارادہ اور معاشرے کے لیے احساسِ ذمہ داری ہو تو تبدیلی ممکن ہے۔ فلم میں دکھایا گیا کہ آج بھی ملک کے کئی دیہی علاقوں میں لوگ آلودہ پانی پینے پر مجبور ہیں، جس کے نتیجے میں خطرناک بیماریاں، معذوری اور قبل از وقت اموات جیسے افسوسناک حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ ڈاکیومنٹری کا سب سے حوصلہ افزا پہلو یہ تھا کہ مسلسل کوششوں کے نتیجے میں حکومت کی توجہ اس سنگین مسئلے کی طرف مبذول ہوئی اور کئی علاقوں میں صاف پینے کے پانی کی فراہمی کے لیے عملی اقدامات کیے گئے۔ اس کاوش سے ہزاروں لوگوں کی زندگیاں محفوظ ہوئیں۔ یہ کامیابی بنٹی شریواستو، ان کی پوری ٹیم اور اس عوامی مہم میں تعاون کرنے والے تمام افراد کی مشترکہ کامیابی ہے۔ ڈاکیومنٹری کے دونوں شوز ہاؤس فل رہے، جو اس موضوع کے تئیں معاشرے کی بڑھتی ہوئی حساسیت کا ثبوت ہے۔ تقریب میں بھارتی فلم انڈسٹری، صحافت اور سماجی شعبے سے وابستہ متعدد ممتاز شخصیات نے شرکت کی، جن میں گجیندر چوہان، اتل شریواستو، علی خان، ہرش بھٹناگر، راجیونگم، یوگیش بھاردواج، شیلندر گوڑ، عرفان جامیعاوالا، اشفاق کوپکر، ونود وتس، سچیندر شرما، رمیش گوئل، بلویر چند (سچن)، امیت گھنشام، سنجیو پانڈے، کرشن شرما اور موسیقار روشنو نارائن سمیت کئی فنکار، تکنیکی ماہرین اور میڈیا سے وابستہ افراد شامل تھے۔ خصوصی طور پر اداکار اور سماجی کارکن امیت گھنشام کی خدمات قابلِ ذکر ہیں، جن کی کوششوں سے مختلف شعبوں کی کئی معزز شخصیات اس پروگرام سے وابستہ ہوئیں۔ تقریب کے اختتام پر بچیوں نے فلمی گیتوں پر مبنی ثقافتی رقص پیش کیا، جس نے ماحول کو مزید جذباتی اور متاثر کن بنا دیا۔ اختتام پر پانی کے تحفظ پر مبنی یہ دل کو چھو لینے والی نظم پیش کی گئی:

"اپنے اپنے آنسوؤں سے سینچ لو اپنی کھیتی،
مہنگا موسم، مہنگی فصلیں، آنکھ دکھائے کھیتی۔"

یہ اشعار صرف شاعری نہیں بلکہ حال اور مستقبل کے لیے ایک سنجیدہ انتباہ ہیں۔ اگر آج بھی پانی کے تحفظ کے لیے معاشرہ اور حکومت مل کر مؤثر اقدامات نہ کریں تو آنے والی نسلیں پانی کی ایک ایک بوند کے لیے ترستی نظر آئیں گی۔ "ہر گھر شُدھ جل" صرف ایک ڈاکیومنٹری نہیں بلکہ ایک سماجی بیداری کی تحریک ہے، جو ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ پانی ہی زندگی ہے اور اس کا تحفظ ہر شہری کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

ISLAMIA COLLEGE OF ELEMENTARY EDUCATION

Affiliated to DSE, Telangana)
Bandlaguda, Chandrayangutta, Hyderabad.
ADMISSION NOTIFICATION FOR D.El.Ed COURSE In

Category - B Management Quota Seats

Applications are invited from eligible candidates who have qualified in TG-DEECET-2026 for the D.El.Ed Course. Total seats available:10 seats for the academic year 2026-2027. Head Office: @ 17-3-1/5, SRT Colony, Yakutpura, Hyd. Phone No's: 040-24561612, 9347683872

ADMISSION SCHEDULE

Application forms availability and submission of filled-in applications: 24-06-2026 to 25-06-2026,Reporting of selected candidates: 29-06-2026 -/ Principal

تلنگانہ کے ہر اسمبلی حلقہ میں پبلک اسکول کے قیام کا اعلان

رنگاریڈی کے اروٹلہ میں پہلے اسکول کا افتتاح، کارپوریٹ طرز کی تعلیم اور سہولتیں، چیف منسٹر ریونت ریڈی کا خطاب

حیدرآباد۔) چیف منسٹر ریونت ریڈی نے رنگا ریڈی ضلع کے اروٹلہ میں حکومت کی جانب سے قائم کردہ تلنگانہ پبلک اسکول کا افتتاح کیا اور ریاست کے ہر اسمبلی حلقہ میں پبلک اسکول کے قیام کا اعلان کیا۔ سرکاری سطح پر تعلیمی ترقی کیلئے حکومت نے پبلک اسکولس کے قیام کا فیصلہ کیا ہے تا کہ کارپوریٹ اسکولس کی طرز پر تعلیمی اور دیگر بنیادی سہولتیں فراہم کی جاسکیں۔ اس موقع پر رنگاریڈی ضلع کے انچارج وزیر سریدھر بابو، حکومت کے مشیر ڈاکٹر کے کیشو راؤ، کونسل میں چیف وہپ مہیندر ریڈی، رکن راجیہ سبھا وی نریندر ریڈی، رکن اسمبلی مال ریڈی رنگا ریڈی اور اعلیٰ عہدیدار موجود تھے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے چیف منسٹر نے واضح کیا کہ تعلیمی نظام کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کیلئے حکومت کی سطح پر پبلک اسکول کے قیام کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ رنگاریڈی ضلع کے منچال منڈل کے اروٹلہ گاؤں میں ریاست کا پہلا پبلک اسکول قائم کیا گیا جسے طلبہ کے نام معنون کیا گیا۔ چیف منسٹر نے کہا کہ تلنگانہ کا مستقبل شیشہ کی عمارتوں اور رنگین دیواروں سے نہیں بلکہ کلاس رومس میں پوشیدہ ہے۔ حکومت نے ایجوکیشن کمیشن کی سفارشات کے مطابق سرکاری اسکولوں کو مستحکم کرنے کے اقدامات کئے ہیں۔ چیف منسٹر نے کہا کہ اروٹلہ کا تلنگانہ پبلک اسکول صرف گاؤں یا ابراہیم پٹنم اسمبلی حلقہ تک محدود نہیں ہے بلکہ ریاست کے 27 لاکھ سرکاری اسکولوں کے طلبہ کیلئے ایک تحریک ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسکول میں اب تک 1814 طلبہ داخلہ لے چکے ہیں اور ایک سرکاری اسکول میں نو ایڈمیشن کا بورڈ آویزاں کرنا پڑا۔ چیف منسٹر نے سرکاری اسکولوں میں داخلوں میں اضافہ کی مساعی کرنے والے اساتذہ کو مبارکباد پیش کی۔ حکومت کا منصوبہ ہے کہ ریاست کے ہر اسمبلی حلقہ میں پبلک اسکول قائم کیا جائے۔ اسکولوں کے نتائج اور درپیش مسائل کا جائزہ لینے کے بعد دیگر اسکولوں کے قیام کی پیشرفت کی جائے گی۔ چیف منسٹر نے کہا کہ سرکاری اسکولوں کو ترقی دینے کا مقصد مٹی میں چھپے ہوئے ہیرے تلاش کرنا ہے۔ سرکاری اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے کئی طالب علم آج اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اور سیاست میں نمایاں ترقی کی۔ سابق وزیراعظم پی وی نرسمہا راؤ بھی سرکاری اسکول کے طالب علم تھے۔ ریونت ریڈی نے بتایا کہ انہوں نے بھی سرکاری اسکول میں تعلیم حاصل کی اور چیف منسٹر کے منصب تک پہنچے۔ انہوں نے طلبہ کو نصیحت کی کہ وہ تعلیم میں نمایاں کارکردگی کے ذریعہ والدین کا سر فخر سے بلند کریں۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ مستقبل میں آئی اے ایس، آئی پی ایس اور سرکردہ سیاستداں بن سکتے ہیں۔ حکومت نے تعلیمی نظام بہتر بنانے کے لئے کئی انقلابی فیصلے کئے ہیں۔ معیاری تعلیم کے علاوہ یونیفارم اور تعلیمی کٹس سربراہ کئے جارہے ہیں۔ ذات پات کے امتیاز کو ختم کرنے کیلئے ینگ انڈیا انٹیگریٹیڈ اقامتی اسکولس قائم کئے جارہے ہیں۔ طلبہ کو اسکل ٹریننگ کیلئے ینگ انڈیا اسکل یونیورسٹی قائم کی گئی اور 9 ڈسمبر کو یونیورسٹی کے مستقل کیمپس کا افتتاح عمل میں آئے گا۔ اسپورٹس کی حوصلہ افزائی کیلئے عالمی شہرت یافتہ فٹبالر مسی کو حیدرآباد لاکر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ بعض سیاسی قائدین حکومت پر تنقید کو اپنا معمول بنا چکے ہیں۔ ایسے عناصر کو عوام مستقبل میں اپوزیشن کا درجہ بھی نہیں دیں گے۔ انہوں نے اپوزیشن قائدین کو تلنگانہ پبلک اسکول کے معائنہ کی دعوت دی۔

جرنلسٹ ویلفیر فنڈ کے تحت 21 صحافیوں کے خاندانوں کو امداد کی تقسیم

فوت ہونے والے 17 صحافیوں کے افراد خاندان کو فی کس ایک لاکھ روپئے کی امداد

حیدرآباد۔ تلنگانہ میڈیا اکیڈیمی کے صدرنشین کے سرینواس ریڈی نے کہا کہ حکومت صحافیوں کی بھلائی کے اقدامات میں سنجیدہ ہے۔ میڈیا اکیڈیمی آڈیٹوریم میں منعقدہ تقریب میں صحافیوں کے 21 خاندانوں میں جرنلسٹ ویلفیر فنڈ کے تحت مالی امداد تقسیم کی گئی۔ سرینواس ریڈی نے بتایا کہ 17 صحافیوں کے فوت ہونے پر ان کے افراد خاندان کو مالی امداد دی گئی جبکہ مختلف عوارض کا شکار چار صحافیوں کو مالی امداد دی گئی۔ سرینواس ریڈی نے کہا کہ چیف منسٹر ریونت ریڈی کی زیر قیادت تلنگانہ حکومت صحافیوں کی بھلائی کے معاملہ میں سنجیدہ ہے۔ جرنلسٹ ویلفیر فنڈ اسکیم کے تحت فوت ہونے والے صحافیوں کے افراد خاندان کو ایک لاکھ روپئے کی مالی امداد کے علاوہ پانچ برسوں تک ماہانہ تین ہزار روپئے پنشن دیا جائے گا۔ خاندان کے دو بچوں کو ٹیوشن فیس کے طور پر ہر ماہ ایک ہزار روپئے دیئے جائیں گے۔ جرنلسٹ ویلفیر فنڈ کے تحت 159 خاندانوں کی مدد کی گئی ہے۔ تقریب میں میڈیا اکیڈیمی کے سکریٹری وینکٹیشورراؤ اور سینئر صحافی شریک تھے۔

اشیائے ضروریہ پر مہنگائی کا اثر، چاول کی قیمت میں اضافہ

برآمدات کے آغاز کے ساتھ ہی ذخیرہ اندوزی کا شبہ، غریب اور متوسط طبقہ پر مالی بوجھ

حیدرآباد۔ مہنگائی میں ہونے والے اضافہ کے اثرات اشیائے ضروریہ پر نظرا?نے لگے ہیں اور گزشتہ 10 یوم کے دوران چاول کی قیمتوں میں 20 فیصد تک کا اضافہ ریکارڈ کیا جانے لگا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ گزشتہ ماہ کے دوران چاول کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ عالمی تیل کا بحران رہی لیکن گزشتہ 10 یوم کے دوران جو قیمتوں میں اضافہ کا رجحان دیکھا جا رہا ہے مل مالکین کا دعویٰ ہے کہ برا?مدات کے ا?غاز کے ساتھ ہی چاول کی قیمتیں ا?سمان کو چھونے لگی ہیں۔ تلنگانہ جو کہ دھان کی پیداوار کرنے والی ریاست ہے تلنگانہ کے شہروں میں بھی چاول کی قیمتوں میں اچانک اضافہ ریکارڈ کیا جانے لگا ہے۔ ذرائع کے مطابق مل مالکین اور ٹھوک تاجرین کی جانب سے کی جانے والی ذخیرہ اندوزی کے نتیجہ میں ارزاں فروشی (ریٹیل) میں چاول کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ ریکارڈ کیا جانے لگا ہے۔ تاجرین کے مطابق عام استعمال کے چاول جو کہ بازار میں دستیاب ہیں ان کی قیمتوں میں فی کیلو 5 تا 10 روپئے کا اضافہ ریکارڈ کیا جانے لگا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ گزشتہ 10 یوم کے دوران زائد از 10 فیصد اضافہ کے سلسلہ میں کہا جا رہا ہے کہ جو چاول عام استعمال کا ہے اور 60 تا 65 روپئے فی کیلو دستیاب ہوتا تھا اس کی قیمت میں 5 تا 10 روپئے کا اضافہ ریکارڈ کیا جانے لگا ہے۔ مل مالکین کا دعویٰ ہے کہ برا?مدات جو کہ ایران۔ امریکہ و اسرائیل جنگ کے نتیجہ میں محدود ہوچکی تھیں اب ان کی کشادگی کے ا?ثار پیدا ہونے لگے ہیں اسی لئے قیمتوں میں اضافہ ہونے لگا ہے لیکن ٹھوک تاجرین کا کہنا ہے کہ بازار میں مصنوعی قلت پیدا کرتے ہوئے قیمتوں میں اضافہ کی کوشش کی جارہی ہے کیونکہ عالمی بازار کی کشادگی یا برا?مدات کے ا?غاز سے قبل ہی ریاست بھر میں چاول کی قیمتوں میں اضافہ کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ ریاست میں سالانہ 60 لاکھ میٹرک ٹن معیاری چاول کی پیداوار ہوا کرتی ہے اس کے علاوہ 10 لاکھ میٹرک ٹن دھان مل مالکین راست کسانوں سے خرید کر بازار میں فروخت کرتے ہیں۔ اس طرح تلنگانہ میں سالانہ 70 لاکھ میٹرک ٹن دھان فروخت کیا جاتا ہے

تلنگانہ میں موسم کی عجیب وغریب صورتحال

گرمی ختم ہونے کی پیش قیاسی ناکام ثابت، اضلاع اور شہر میں بارش کا امکان

حیدرآباد۔ تلنگانہ کا موسم شہریوں کو پریشان کیا ہوا ہے کیونکہ محکمہ موسمیات نے ریاست سے گرمی کی لہروں کے خاتمہ کی توثیق کرتے ہوئے دعویٰ کیا تھا کہ تاہم اب گرمی کی لہر دوبارہ شروع ہونے لگی ہے۔ مانسون کی ا?مد اور بارشوں کا سلسلہ شروع ہونے کے بعد کہا جارہا تھا کہ جلد ہی ریاست بھر کے تمام اضلاع میں مسلسل بارشوں کا سلسلہ شروع ہوجائے گا لیکن 17 جون کے کو ریاست کے بیشتر اضلاع بالخصوص شہر حیدرا?باد و سکندرا?باد میں درجہ حرارت میں ریکارڈ کئے جانے والے اضافہ کے بعد محکمہ موسمیات نے اس بات کی توثیق کردی ہے کہ ریاست میں دوبارہ گرمی لہر لوٹ ا?ئی ہے۔ دونوں شہروں حیدرا?باد و سکندرا?باد کے علاوہ ریاست کے بیشتر تمام اضلاع میں 17 جون کو درجہ حرارت 40 ڈگری سیلسیس سے 43 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا اور کہا جارہا ہے کہ ا?ئندہ 24 گھنٹوں کے دوران بھی درجہ حرارت اور گرمی کی یہی صورتحال رہے گی۔ ماہرین موسمیات کا کہنا ہے کہ شہر کے علاوہ ریاست کے بعض اضلاع میں 17 جون کی رات دیر گئے سے بارش کا سلسلہ شروع ہونے کا امکان ہے کئی مقامات پر ہلکی اور تیز بارش وقفہ وقفہ سے ریکارڈ کی جائے گی جس کے نتیجہ میں رطوبت میں مزید اضافہ کا خدشہ ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق منچریال میں سب سے زیادہ 43 ڈگری سیلسیس درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا ہے جو کہ بارشوں کا سلسلہ شروع ہونے تک جاری رہنے کا خدشہ ہے

حیدرآباد سے ممبئی، بنگلور اور چینائی بلٹ ٹرین راہداری کی تجویز

چیف منسٹر کا جائزہ اجلاس، مجوزہ اسٹیشنوں کے قیام پر غور

حیدرآباد۔) چیف منسٹر ریونت ریڈی نے حیدرآباد تا ممبئی، بنگلور اور چینائی مجوزہ بلٹ ٹرین راہداری پراجکٹ کے سلسلہ میں بعض اہم تجاویز پیش کی ہیں۔ چیف منسٹر نے بلٹ ٹرین پراجکٹ اور ورنگل ایرپورٹ کی تعمیر کے مسئلہ پر اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد کیا۔ چیف منسٹر نے کہا کہ بلٹ ٹرین راہ داری کے تحت اننت گری (وقارآباد) پر حیدرآباد۔ پونے ٹرین راہ داری کا اسٹیشن قائم کیا جائے۔ اننت گری سے آئی ٹی ہب کے اداروں کو مربوط کیا جاسکتا ہے۔ چیف منسٹر نے حیدرآباد تا بنگلور ہائی اسپیڈ ریلوے لائین کا اسٹیشن بھارت فیوچر سٹی میں تعمیر کرنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اسٹیشن سیاحتی مراکز کیلئے سہولت بخش ثابت ہوگا۔ انہوں نے حیدرآباد تا بنگلور بلٹ ٹرین راہداری کے لئے جامع منصوبہ بندی کی ہدایت دی۔ چیف منسٹر نے کہا کہ شمس آباد کو بلٹ ٹرین کے ہب میں تبدیل کیا جائے۔ ورنگل ایرپورٹ کی ڈیزائین میں کاکتیہ دور حکومت کے تاریخی اور تہذیبی ورثہ کو شامل کرنے کا مشورہ دیا۔

چارمینار کے گودام سے 110 کیلو تلی ہوئی چکن کو فوڈ سیفٹی کی خامیوں پر ضبط کیا گیا۔

حیدرآباد: کھانے میں ملاوٹ اور غیر محفوظ کھانے کے طریقوں کے خلاف ایک بڑے کریک ڈاؤن میں، حیدرآباد فوڈ ایڈلٹریشن سرویلنس ٹیم (ایچ فاسٹ) نے فوڈ سیفٹی کے عہدیداروں کے ساتھ مل کر چارمینار کے علاقے میں ایک غیر لائسنس یافتہ فاسٹ فوڈ گودام پر چھاپہ مارا اور بھاری مقدار میں ملاوٹ شدہ کھانے پینے کا سامان ضبط کیا۔ ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ حسینیلام پولیس اسٹیشن کے دائرہ اختیار میں واقع نیولاڈ بازار، پنج محلہ میں الاکبر فاسٹ فوڈ اور گودام میں غیر قانونی خوراک کی تیاری اور ذخیرہ کرنے کی سرگرمیوں کے بارے میں مصدقہ اطلاعات کے بعد اچانک معائنہ کیا گیا۔ غیر صحت مند حالات، کوئی ایف ایس ایس اے ائی لائسنس نہیں۔ چھاپے کے دوران، اہلکاروں نے کھانے پینے کی اشیاء کو انتہائی غیر صحت بخش حالات میں تیار اور ذخیرہ کیا جارہا تھا، جس سے صحت عامہ کو شدید خطرہ لاحق تھا۔ معائنہ میں متعدد خلاف ورزیوں کا پردہ فاش کیا گیا، بشمول فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (ایف ایس ایس اے ائی) کے لازمی لائسنس کے بغیر اسٹیبلشمنٹ کا آپریشن، ممنوعہ مصنوعی کھانے کے رنگوں کا استعمال، باسی کوکنگ آئل کا دوبارہ استعمال، پانی کے معیار کی تصدیق کی عدم موجودگی، اور بنیادی حفظان صحت اور کیڑوں پر قابو پانے کے اقدامات کی کمی۔ حکام نے تقریباً 110 کلو گرام تیار فرائیڈ چکن، 15 لیٹر پر مشتمل ڈھیلا کوکنگ آئل کے چھ ٹن اور کھانے کی تیاری میں مبینہ طور پر استعمال ہونے والے مصنوعی کیمیکل فوڈ کلرز کو قبضے میں لے لیا۔ غیر قانونی کارروائی میں مبینہ طور پر ملوث دو افراد کو گرفتار کر کے مزید قانونی کارروائی کے لیے حسینی الم پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ حکام نے متنبہ کیا کہ ملاوٹ شدہ اور غیر صحت بخش خوراک کے استعمال کے نتیجے میں فوڈ پوائزننگ، معدے میں انفیکشن، الرجک ردعمل اور طویل مدتی صحت کی پیچیدگیاں پیدا ہوسکتی ہیں۔ انہوں نے خاص طور پر بار بار دوبارہ استعمال ہونے والے کوکنگ آئل اور مصنوعی کیمیکل ایڈیٹیو کے استعمال سے منسلک صحت کے خطرات پر روشنی ڈالی۔ فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ 2006 اور دیگر قابل اطلاق قوانین کی متعلقہ دفعات کے تحت حسینیلام پولیس اسٹیشن میں ایک مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ضبط شدہ مواد کو مزید تفتیش کے لیے تحویل میں لے لیا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس (ٹاسک فورس) ویبھو رگھوناتھ گائیکواڈ نے کہا کہ حیدرآباد سٹی پولیس خوراک میں ملاوٹ کے تئیں اپنی صفر رواداری کا رویہ جاری رکھے گی اور شہریوں پر زور دیا کہ وہ صرف لائسنس یافتہ اداروں سے کھانا خریدیں اور حکام کو کھانے کے غیر محفوظ طریقوں کی اطلاع دیں۔

عصری تناظر میں قدیم ہندوستانی عورت کی حیثیت

عادل فراز

معاصر عہد میں عورت کے حقوق اور آزادی کے بارے میں اسلامی نظام کو مورد طعن و تشنیع قرار دیا جاتا ہے، جبکہ معترضین ابھی تک اسلامی قانون کی بنیادوں، اس کی روح، آفاقی پہلوؤں اور اس کی صحیح تشریحات سے لاعلم ہیں۔ اس کے باوجود حجاب، میراث، تعدد ازدواج اور دیگر مسائل میں خواتین کے حقوق کا بہانہ بنا کر اسلامی قانون کو ناقص اور عورت مخالف قرار دیا جاتا ہے۔ جبکہ ہندوستان کے قدیم اور موجودہ سماج میں بھی عورت کو مرد کے برابر حقوق حاصل نہیں رہے ہیں۔ عالمی نظام کے تحت ہندوستان کا معاشرہ بھی مرد اساس معاشرہ تھا۔ اس امتیاز کے ساتھ کہ ویدی دور اور اس کے بعد کے عہد میں عورت کو فقط آلۂ تلذذ سمجھا گیا۔ قدیم مقدس کتابوں میں عورت کے تئیں احترام کا جذبہ تو نظر آتا ہے لیکن اس کے سماجی حقوق پر کوئی واضح اشارہ نہیں ملتا۔ بلکہ بعض مقامات پر تو اس کی تحقیر اور تذلیل کی گئی ہے۔ اگر کسی جگہ پر اس کی تکریم کا عندیہ ملتا بھی ہے تو اس میں قانون سازوں کے مفادات کا اشارہ ملتا ہے۔ جس طرح معاصر عہد میں ماڈرن ازم، مساوات، آزادی اور مختلف نظریات کے نام پر عورت کا فکری اور جسمانی استحصال جاری ہے اسی طرح قدیم عہد میں بھی اس کے واضح اشارے ملتے ہیں۔

دھرم شاستروں میں عورت کی تکریم کا متضاد فلسفہ ملتا ہے۔ کہیں اس کو دیوی اور قابل پرستش قرار دیا گیا ہے تو کہیں اس کو ناپاک اور مرد کے مقابلے میں حقیر تصور کیا گیا ہے۔ عورت کی تکریم کے سلسلے میں منوسمرتی میں اس طرح مذکور ہے: ''جہاں عورت کی تکریم کی جاتی ہے وہاں دیوتاؤں کی برکتیں نازل ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن جہاں ان کا احترام نہیں ہوتا وہاں تمام امور بے نتیجہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔'' (منوسمرتی باب ۳۔ ۵۶) اس کے برعکس دوسرے مقام پر منوؔ عورتوں کو مردوں کی گمراہی کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ ''(منوسمرتی باب ۲۔ ۲۱۳) دھرم شاستروں کے مطابق عورت کبھی آزاد اور خودمختار زندگی نہیں گذار سکتی، کیونکہ وہ فطری طور پر کمزور واقع ہوئی ہے اس لئے اسے زندگی بھر کسی نا کسی کی نگرانی اور سرپرستی کی ضرورت ہے۔ بچپن میں باپ کی، جوانی میں شوہر کی اور بڑھاپے میں بیٹوں کی۔ (منوسمرتی باب نہم۔ ۳) اس طرح منوؔ نے عورت کی آزادی، خودمختاری اور تانیثی تحریک کے علم برداروں کے فکری فلسفے کو ہی مسترد کر دیا۔ اس کے نزدیک عورت اپنے تحفظ میں دوسروں کی نیازمند رہتی ہے۔ ان کے فطری مزاج کی بنیاد پر مرد کو اس کی نگرانی کرنی چاہیے۔

موجودہ عہد میں بعض متعصب مفکرین اسلامی دستور حیات کو ناقص اور فرسودہ قرار دیتے ہیں۔ خاص طور پر میراث میں عورت کے حصے، مرد کے مقابلے میں اس کی گواہی اور حجاب کے مسئلے پر وہ اسلامی قانون کو فرسودہ اور حقوق نسواں کا مخالف قرار دیتے ہیں۔ جبکہ ان کے یہاں دھرم شاستروں میں عورت کو بھی تقریباً اسی تناظر میں پیش کیا گیا ہے بلکہ اس سے بھی بدتر۔ دھرم شاستروں کے مطابق عورتیں چونکہ متلون مزاج کی حامل ہوتی ہیں اس لئے انہیں گواہ کی حیثیت سے پیش نہیں کیا جاسکتا۔ منوؔ تو بیوہ عورتوں کے عقد ثانی اور نیوگ (صلۂ رحم کی شادی) کا سخت مخالف ہے۔ اس کے برخلاف نارد دونوں کو شادی کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ بھی دھرم شاستروں کا ایک متضاد فلسفہ ہے، لیکن یہ واضح نہیں ہے کہ سنگھ منوؔ اور نارد میں کس کے دھرم شاستر کو زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ رہی عورت کی میراث کی بات تو منوؔ نے واضح طور پر نہیں بتایا کہ بیوہ اپنے شوہر کے مال سے کس قدر حصہ پانے کی مستحق ہے۔ (منوسمرتی باب نہم۔ ۲۱۷) منوؔ کے برخلاف دیگر دھرم شاستروں میں عورت کی میراث کا ذکر ملتا ہے جیسے یاگیہ اور عمکیہ کے یہاں عورت کی میراث پر واضح دستور موجود ہے۔

شادی سے متعلق دھرم شاستروں میں تفصیلی مباحث ملتے ہیں۔ منوؔ نے شادی کے احکامات اور اصول وضوابط کو بہت تفصیل اور تشریح کے ساتھ بیان کیا ہے۔ منوسمرتی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں میں تعدد ازدواج کی رسم صدیوں پہلے سے موجود ہے۔ ویدی عہد اور اس کے بعد کے تمام ادوار میں متعدد شادیوں کا ذکر ملتا ہے۔ البتہ اس قانون میں طبقاتی تقسیم اور کمتر ذاتوں سے تعصب اور منافرت کا جذبہ موجود ہے۔ مثال کے طور پر منوؔ کہتا ہے: ''انتہائی مشکلات اور آلام کے دنوں میں بھی کوئی ایسا واقعہ کسی کہانی میں نہیں ملتا کہ کوئی شودر عورت کسی براہمن یا کھشتری کی پہلی بیوی رہی ہو۔'' (منو باب ۳۔ ۱۴) دوسرے مقام پر منوؔ کہتا ہے: واضح ہو کہ ایک شودر کی بیوی ایک شودر ہی ہوسکتی ہے۔ جبکہ ایک ویش کی بیویوں میں سے ایک اس کی ہم مرتبہ اور دوسری ویش یا شودر ہوسکتی ہے۔ کھشتری کی (بیویوں میں سے) سے ایک اس کی ہم مرتبہ اور دوسری ویش یا شودر ہوسکتی ہے۔ جبکہ برہمن کی (بیویوں سے) ایک اس کی ہم ذات اور باقی کھشتری، ویش اور شودر ہوسکتی ہے۔'' (منو باب ۳۔ ۱۳) ایک دوسرے مقام پر تو برہمن، کھشتریوں اور ویش کو متعدد شادیوں کی اجازت دی گئی ہے۔ لیکن برتری کا حق ان کی ہم ذات اور ہم مرتبہ بیویوں کو دیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: منوسمرتی باب نہم۔ ۸۵)

عورت کی مظلومیت کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہوسکتی ہے کہ اسے مقدس رسومات میں شرکت کی اجازت نہیں تھی۔ ویدی دور اور اس کے بعد کے تمام ادوار میں یہ رسم عام تھی۔ ویدی دور میں عورت کو ناپاک سمجھا جاتا تھا اور قربانی جیسی مقدس رسومات میں اس کی شرکت ممنوع تھی۔ یہی نہیں بلکہ مقدس کتابوں کی تلاوت بھی اس کے لئے جائز نہیں تھی۔ منوؔ کے قانون کے مطابق ''جو شخص دیوتاؤں اور پتروں کے چڑھاوے میں اپنی (شودر) بیوی کی مدد لیتا ہے اسکی (بھینٹ اور نذر) قبول نہیں ہوتی اور وہ سورگ میں داخل نہیں ہوسکتا۔'' (منو باب ۳۔ ۱۸) آریائی عہد میں شودروں سے شادی بلکہ ناجائز تعلقات کو بھی نفرت کی نظروں سے دیکھا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ شودر اپنے نام سے کسی جائداد کے مالک بھی نہیں ہوسکتے تھے۔ بعض عورتیں ویدی دور میں علم و ادب کی بلندترین منزلوں پر فائز ہوچکی تھیں لیکن اس بنیاد پر ان کی مذہبی وسماجی حیثیت میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔ ویدی دور میں بھی عورت نہ تو اپنے باپ کی جائداد میں میراث کی حقدار تھی اور نہ اپنی کسی ذاتی جائداد کی مالک ہوسکتی تھی۔ اس کی تمام تر آمدنی اور املاک شوہر یا باپ کے حصے میں شمار کی جاتی تھی۔ (قدیم ہندوستان کی تاریخ۔ رما شنکر ترپاٹھی۔ ص ۷۶)

اسلامی قانون پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام نے کم عمر لڑکیوں کی شادی کی اجازت دی ہے۔ جبکہ اسلام میں لڑکی کے بالغ ہونے کی عمر لڑکے کے سن بلوغ سے مختلف ہے۔ اگر ہم سن بلوغ کو مدنظر نہ رکھیں تو لڑکیاں بلوغ کے بعد بھی کم عمر ہی معلوم ہوتی ہیں۔ دھرم شاستروں میں بھی کم عمر لڑکیوں کی شادی کا قانون موجود ہے۔ منوؔ کے مطابق: ''خواہ بیٹی ابھی (مناسب) عمر کو نہ پہونچی ہو باپ کو چاہیے کہ ممتاز، وجیہ اور ہم مرتبہ رشتہ آنے کی صورت میں اسے قبول کرلے۔ لیکن مناسب خوبیوں سے تہی شخص کے ساتھ شادی سے بہتر ہے کہ لڑکی عمر کو پہونچ جانے کے بعد بھی موت تک گھر بیٹھی رہے۔'' (منو باب نہم۔ ۸۸۔ ۸۹) منوسمرتی میں اعلیٰ ذاتوں کے یہاں کم ذات خواتین کے ارحام سے جنمے بچوں کو دوغلا اور مکروہ سمجھا گیا ہے۔ اس سے زیادہ نفرت اور تقسیم کا نظام اور کیا ہوگا۔ اس کے باوجود بغیر صحیح تفہیم کے اسلامی قانون پر انگشت نمائی کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص اپنے گریبان میں نہ جھانک کر دوسروں کے گریبان میں جھانکتا پھرے۔

بہتر ہوگا کہ ہم ایک دوسرے کے دستور حیات کا بالاستیعاب مطالعہ کیا جائے۔ بین المذاہب مکالے کو فروغ دینے کے لئے مخلصانہ جدوجہد ہو اور بین الادیان نفرت کو کم کرنے کی کوشش کی جائے۔ ایک دوسرے کی مقدس کتابوں اور مذہبی قانون پر طعن و تشنیع کرنا کسی مسئلے کا حل نہیں ہے۔ اس کے لئے علماء اور دانشور موجود ہیں جو اس راہ میں افہام و تفہیم کی راہیں روشن کرسکتے ہیں۔ اس لئے اختلافی اور نزاعی مسائل کے بجائے مشترکات پر گفتگو ہونی چاہیے۔

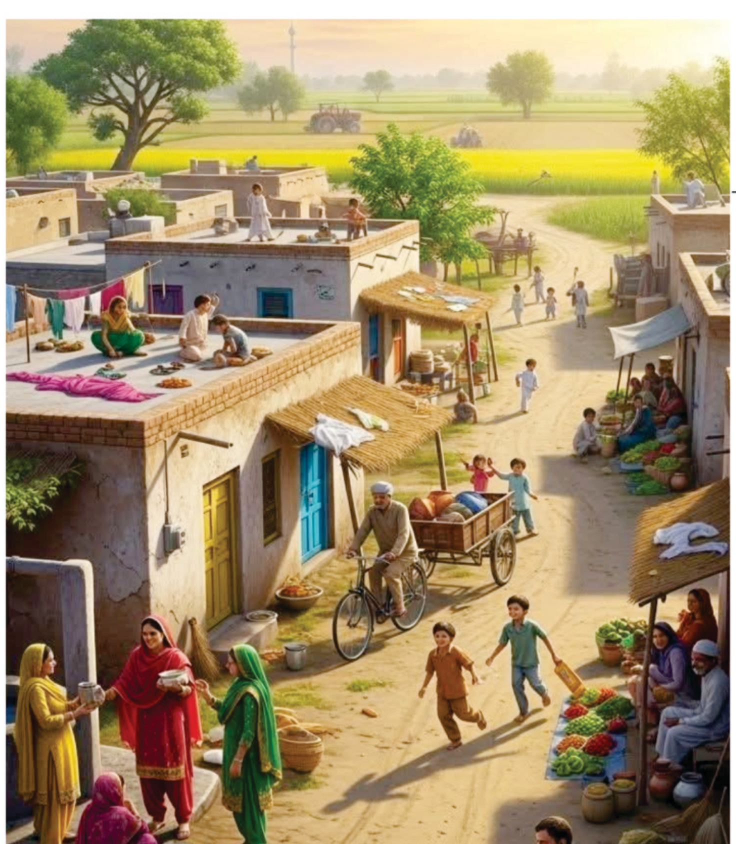

ہندوستانی سماج میں ایک مثالی بستی کا تصور

سید اظہرالدین

انسان ایک سماجی حیوان ہے وہ تنہا زندگی نہیں گذار سکتا اور نہ یہ تصور ممکن ہے، ایک سماج کی تشکیل افراد کے گروہ سے ہوتی ہے جسکی درجہ بندی غیر منظم طریقے سے فطری طور پر ہوجاتی ہے جسمیں ہر طرح کے افراد نظر آتے ہیں جس سماج میں ہم زندگی گذارتے ہیں اسمیں ہمیں سماجی برائیوں کے ساتھ ساتھ سماجی خدمت گذار بھی نظر آتے ہیں۔ کوئی عمدہ صفات سے متصف تو کوئی عاری ہوتا ہے جہاں بے شمار معاشرتی مسائل کے ساتھ ساتھ اخلاقی فقدان یا اسکے برعکس مثبت پہلو نظر آتے ہیں غرض یہ کہ ایک عام سماج کو ہم ملاوٹی سماج کہہ سکتے ہیں جب تک کہ اس سماج کی اصلاح و پاکیزہ تشکیل نہ کی جائے جبکہ ایک بہتر سماج کی تشکیل تب ہی ممکن ہے جب ایک ایک فرد کی اصلاح کا سامان میسر کیا جائے کیونکہ افراد سے سماج کی تشکیل عمل میں آتی ہے اگر ایک فرد کی اصلاح نہ کی جائے تو سماج اسکو سماجی برائیوں کا نام دیتا ہے۔ وہ برائیاں دین فطرت میں گناہوں کا درجہ رکھتی ہیں۔ کیونکہ دین ایک مکمل نظام حیات ہے، جو انسان کو زندگی کے ہر شعبہ میں بہتر رہنمائی کرتا ہے۔ خواہ وہ مسلہ شریعت کا ہو کہ خاندانی نظام کا جائداد کا ہو کہ لین دین کے معاملات کا خدمت خلق ہو کہ حقوق انسانی کا سیاسی ہو کہ تعلیمی نظام کا لہٰذا ایک پاکیزہ معاشرے کی تشکیل دین کا ایک اٹوٹ حصہ ہے جو ایک مسلمان کیلئے آخرت کی فلاح کا ضامن ہے۔

اگر ہم موجودہ معاشرے کا تقابل ہندوستان کے ماضی سے کریں گے تو کچھ اہم تبدیلی ہمکو نظر نہیں آتی آزاد ہند سے لیکر اب تک جو برائیاں عام تھی وہ آج بھی ہمکو موجودہ سماج میں ملیں گی چاہے اسکا تعلق کسی بھی شعبہ سے ہو رشوت خوری، زنا بالجبر، دھوکہ دہی، سود کی لعنت، جھوٹ کی سیاست، قتل وغارت گری، اگر وہیں پر ہم مسلم سماج کی بات کریں گے تو ایک مثبت تبدیلی ضرور نظر آئیں گی جسمیں سیاسی شعور اجاگر ہوا ہے تعلیم کے میدان میں سبقت ہورہی ہے۔ تجارت میں عروج حاصل ہورہا ہے۔ دین اسلام کی تعلیمات کو پہلے کی بہ نسبت موجودہ دور میں فہم و فراست کے ساتھ حاصل کیا جارہا ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ برائیوں کا سیلاب بھی امڈ کر آرہا ہے۔ درہم برہم خاندانی نظام، قتل کے سنگین واقعات، سودخوری کا بڑھتا رجحان، خودکشی کے بڑھتے واقعات، بے راہ روی جسمیں ارتداد کے دل ٹرپا دینے والے واقعات، معاملات میں دھوکہ دہی، وراثتی معاملات میں خلفشار، شراب نوشی، جہیز کی لعنت، نشے کی لت اسکے علاوہ مزید چھوٹی بڑی برائیاں عام ہوتی جارہی ہیں جو مسلم سماج میں پہلے نظر نہیں آتی تھی یا اگر نظر آتی بھی تو انتہائی کم درجہ کے طور پر آتی تھی ابھی موجودہ صورتحال انتہائی تشویشناک ہوتے جارہی ہے۔ اسکی ایک اہم وجہ یہ ہیکہ ٹکنالوجی نے موجودہ دور نے جتنے مواقع فراہم کیئے ہیں اسکا غلط استعمال دوسری اہم وجہ دین سے بے رغبتی تربیت کا فقدان کیونکہ ایک طرف اسلامی تعلیمات کو حاصل کرنے کا رجحان بھی ہے لیکن دوسری طرف عملی طور پر اسکا فقدان بھی پایا جاتا ہے تیسری اہم وجہ ہیکہ ان برائیوں سے چھٹکارا دلوانے کیلئے کوئی متبادل مواقع موجود نہیں ہے جس سے مسلم سماج کی اکثریت معاشی پسماندگی اور اخلاقی گراوٹ کا شکار ہوتی جارہی ہیں اہم سوال یہ ہیکہ ان سب مسائل کا حل کیا ہے؟ اگر ہم زمانہء جاہلیت کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس وقت کا معاشرہ برائیوں کے حدود حد سے تجاوز کرچکا تھا، لوگ رنگین دنیا میں مست تھے حقیقی خدا کا تصور نظروں سے اوجھل تھا ایسے پراگندے ماحول کی پاکیزہ تشکیل کیلئے اللہ تعالی نے محمد عربی کی بعثت فرمائی جسطرح مکہ کی سرزمین پر محمد عربی نے عیش وآرائش والی زندگی کو درکنار کرتے ہوئے صعوبتوں اور آزمائشوں کو جھیلا وہ ہمیشہ کیلئے رہتی دنیا تک ایک پیغام بن چکا ہے لاکھ رکاوٹوں کے باوجود محمد عربی نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا جو امت کیلئے رہتی دنیا تک مشعل راہ ہے لیکن آپکی مدنی زندگی نے شہر مدینہ کو ایک اسلامی معاشرہ کی مثالی ریاست کا نہ صرف تصور دیا تھا بلکہ اس تصور کو شرمندہ تعبیر بھی کیا جسکی اصل بنیاد پانچ چیزوں پر منحصر تھی جسمیں دینی، سیاسی، تعلیمی، سماجی اور معاشی شامل ہیں آپ کی مدینہ آمد ہوتے ہی سب سے پہلے مسجد نبوی بنائی گئی جو دینی اور سماجی سرگرمیوں کیلئے تعمیر کی گئی تھی اور یہ مسلمانوں کی دینی سرگرمیوں کا مرکز بن گیا تھا عبادات کے ساتھ ساتھ سیاسی نقطہ نظر سے صلح حدیبیہ کا معاہدہ جو مشرکین مکہ کے ساتھ ہوا تھا اسی مسجد نبوی میں کیا گیا تھا جو بہت زیادہ سیاسی اہمیت کا حامل تھا۔

اسی طرح دیگر اہم معاہدے بھی تھے جو مدینہ کے یہودیوں کے ساتھ اسی مسجد میں کیئے جاتے تھے شہر میں قائم ہونے والا پہلا اسکول بھی مسجد نبوی کے احاطے میں قائم کیا گیا تھا یہاں تقریباً 70 سے 80 طلباء تھے، جنہیں محمد عربی کی براہ راست نگرانی میں تعلیم وتربیت دی جاتی تھی ان تربیت یافتہ طلباء کو تعلیم مکمل کرنے کے بعد ابتدائی حکومت میں مختلف ذمہ داریاں بھی سونپی گئیں خاص طور انہیں دینی فرائض کی ادائیگی کی تربیت دی گئی اور اسی مقصد کے لیے عرب کے مختلف گوشوں میں بھیجا گیا دراصل مکہ اور مدینہ تجارتی اعتبار سے بہت مشہور شہر ہیں لیکن مکہ میں فصل کی پیداوار نہیں ہوتی تھی لیکن مکہ تجارت کیلئے مقبولیت رکھتا تھا وہیں شہر مدینہ کی ارض پاک زراعت کیلئے ہموار تھی لیکن غلبہ یہودیوں کا تھا کچھ مسلمان بھی تجارت کرتے تھے محمد عربی نے مکہ سے مدینہ ہجرت کے بعد مدینہ کے مختلیف معاملات کا باریک بینی سے تجزیہ کیا اور وہ تجارت جو اسلامی اصولوں کے عین مطابق تھی اسکو جاری رہنے دیا جتنی بھی اشیاء یا مصنوعات مدینہ میں تیار کی جاتی تھیں وہ تقریباً یہودیوں کے ہاتھ میں تھی حتیٰ کے شراب بھی یہودی بناتے تھے تجارت بھی کرتے تھے جن سے خرید کر دوسرے تاجرین بھی شراب کا کاروبار کرتے تھے لیکن جیسے ہی شراب کو حرام یا غیر قانونی قرار دیا گیا مقامی مسلمان (انصار) نے اس تجارت کو اپنے سے الگ کرلیا اور آہستہ آہستہ شراب کی تجارت بند ہونے لگی حتیٰ کہ غیر مسلموں نے بھی شراب کی تجارت چھوڑ دی تھی۔

مدینہ کے یہودی جو تجارت کے ماہر تھے اور جن یہودی ساہوکاروں کے پاس سے مسلمان سود لیا کرتے تھے وہ ادا کرنے سے قاصر تھے تب یہودی ساہوکاروں نے ان مسلمانوں کی اراضیات کو اپنے قبضہ میں لینا شروع کیا جو مسلمان ہجرت کرکے مکہ سے مدینہ آئے تھے وہ تجارت کے ماہر تھے انھوں نے کم سرمایہ سے تجارت کا آغاز کیا اور ہوا یوں کہ وہ یہودیوں کی تجارت پر آہستہ آہستہ غلبہ پاتے گئے انکی سچائی اور دیانتداری کے اثرات مارکٹ پر مرتب ہونے لگے محمد عربی نے مسجد نبوی کے قرب وجوار میں ایک نئی مارکٹ کے قیام کا اعلان کیا یہ ایک متبادل راستہ تھا جو یہودیوں کے جھوٹ فریب اور ظلم والی تجارت سے بچانے کا محمد عربی نے نئی مارکیٹ کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ آپ کی اپنی مارکیٹ ہے یہاں کوئی آپ پر ظلم نہیں کرے گا اور نہ ہی آپ کے ساتھ امتیازی سلوک کرے گا یہاں کوئی جابرانہ ٹیکس نہیں لگایا جائے گا یہودی مسلم تاجروں پر طرح طرح کے حد سے زیادہ ٹیکس لگاتے تھے اور ان پر طرح طرح کے جرمانے عائد کرتے تھے یہ کہا جا سکتا ہے کہ نبی محمد عربی نے شہر کے نئے کھلنے والے بازار میں مسلمان تاجروں اور عام تاجروں کے لیے ٹیکس کے برخواست کرنے کا اعلان کیا تھا نبی عربی کا فرمان تھا کہ جو شخص ہماری مارکیٹ میں اپنی مصنوعات لاتا ہے وہ اللہ کی راہ میں لڑنے والے کی طرح ہے محمد عربی خود ایک کامیاب ترین اور تجربہ کار تاجر تھے آپ کو یہ اندازہ تھا کہ تاجرین کو ٹیکس فری تجارت کے مواقع فراہم کیئے جائیں گے تو تاجرین اس مارکٹ کا رخ کریں گے کیونکہ انھیں نقصان کا اندیشہ کم اور نفع زیادہ ہوگا تھوڑے ہی عرصہ میں محمد عربی کی قائم کردہ مارکٹ کو ایک مرکزی مقام حاصل ہوگیا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ بازار شفاف اور پاکیزہ طریقوں کی مکمل پیروی کرتا تھا اور ٹیکس اور بھتہ خوری سے پاک تھا، یہودیوں کا بازار تاجروں کے لیے اپنی کشش کھو بیٹھا تھا وقت کے ساتھ انہوں نے بھی اپنی تجارت کو نئی مارکیٹ میں منتقل کرنا شروع کردیا محمد عربی کا یہ معمول تھا کہ وہ وقفہ وقفہ سے بازار کا جائزہ لیتے اگر کہیں ملاوٹ یا دھوکہ دہی نظر آتی تو اسکو ٹوکتے اور روکتے اسی طرح مدینہ مارکٹ سماجی ومعاشی استحکام کا پرکشش مرکز بن چکا تھا مارکٹ کے اصول وضوابط بنائے گئے تھے سڑکوں کو وسیع پیمانے پر بنایا گیا تھا جسمیں سامان سے لدے ہوئے اونٹ با آسانی سے مارکٹ میں داخل ہوتے تھے مارکٹ آنے والے سامان کی جانچ کی جاتی کہ کہیں کچھ ملاوٹ نہ ہو بہرحال مختصر یہ کہ آپ نے یہ ثابت کرکے دکھایا کہ ایک اسلامی معاشرے کی فلاحی ریاست کس طرح ہوتی ہے۔ اب سوال یہ ہیکہ کیا ہندوستانی سماج میں ایک مثالی بستی کا تصور ممکن ہے؟ جواب ہیکہ ایک تو ہمارے ملک کا آئین مذہبی یا دینی تشہیر اور تعلیمات کو عام کرنے کی پوری آزادی دیتا ہے دوسرے جو کام اخلاقی دائرے میں کرنے کی اجازت دین اسلام دیتا ہے وہ ہمارے ملک کے قانون کے دائرے میں بھی آتے ہیں تیسرے ہم جس نہج پر مثالی بستی کی تعمیر کرنا چاہتے ہیں اسکو ہمارے ملک کا ہر شہری خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو وہ دل سے ایسے کاموں کو پسند کرے گا اسطرح ایک تصویر صاف ہیکہ ہمارے اس کام میں کسی چیز کی بھی رکاوٹ نہیں ہوگی۔

اب بات یہ ہیکہ ایک مثالی بستی کے قیام کا کام جتنا مشکل ترین ہے اتنا ہی آسان ہے مشکل اسلیئے ہیکہ اس کیلئے وقت اور سرمایہ درکار ہے اور آسان اسلیئے ہیکہ اہل ثروت افراد آگے آجائیں پھر اس کام کو منظم انداز میں جامع منصوبہ بندی کے ذریعہ کیا جائیے تو بہت آسان ہے مزید اس کیلئے دینی و ملی تنظیمیں آگے بڑھ کر اس کام کو غنیمت جانیں معاشرے میں مختلیف سرگرمیوں کو انجام دیتے ہوئے اسلامی اصولوں کی پابندی کی جائے دین کو مخصوص عبادات کا تصور معاشرے سے ختم کیا جائے کیونکہ دین ایک نظام زندگی کا نام ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر خواہ وہ دینی ہو یا سیاسی سماجی ہو یا معاشی یا تعلیمی ہر شعبہ حیات میں انسانیت کی رہنمائی کرتا ہے خود محمد عربی کی سیرت کا حقیقی آئینہ ہمارے پاس موجود ہے بشرطیکہ سماج کے سامنے اسکا متبادل راستہ پیش کیا جانا چاہیئے ورنہ تب تک تبدیلی کی کوئی گنجائش کا تصور نہیں کیا جاسکتا اگر کوئی یہ سوچتا ہیکہ وہ وعظ ونصیحت سے اسے بدل سکتا ہے تو وہ ایک خام خیال کے مترادف ہوگا بے موجودہ معاشرے میں شمار برائیاں عام ہیں ان برائیوں کے تدارک کیلئے اسوہ حسنہ پر عمل پیراہ ہونا انتہائی ناگزیر ہے جیسے کہ عام طور پر ہمارے یہاں مساجد کو صرف فرض عبادات تک محدود کردیا گیا ہمکو اس تصور سے باہر نکلنا ہوگا جسطرح محمد عربی نے مدینہ میں مسجد نبوی کو دینی تعلیمی سیاسی معاشی و سماجی نقطہ نظر کا مرکز بنایا تھا ہمکو بھی چاہیئے کہ ہماری بستی کی مسجد کو ایک ایسا مرکز بنانا چاہیئے جسمیں ایک انسانی زندگی کے ساتھ ساتھ معاشرے کے تمام مسائل پر کھل کر گفتگو ہوسکے اور ان مسائل کے حل کیلئے مشترکہ کوشش ہو سود کی لعنت سے بچانے کیلئے بلاسودی رقمی امداد کا مرکز قائم ہو تعلیم کیلئے مدارس اسلامیہ و دنیاوی درس گاہیں قائم ہوں مطالعہ کے ذوق کو پروان چڑھانے کیلئے کتب خانہ کا قیام ہو نجی معاملات اور خاندانی مسائل کیلئے کونسلنگ سنٹر کا یا شرعی ادارہ کا قیام تعلیم بالغان کا قیام سیاسی شعور بیداری کیلئے کمیٹیوں کی تشکیل تاکہ متحدہ طور پر عوامی مسائل حل کرنے والے نمائندہ کا انتخاب ہوسکے روزگار کے مواقع فراہم کیئے جائیں مساجد سے تربیت کا سامان مہیا کیا جائے تاکہ نسلیں فحاشی نشے کی لت جہیز کی لعنت اور بے راہ روی سے بچ سکیں جمعہ کے خطبوں میں مذہبی تعلیمات کے ساتھ ساتھ مختلیف سماجی برائیوں سیاسی شعور پر سیر حاصل گفتگو کی جائے یقین جانیئے ان سب کے بعد معاشرے میں ایک تبدیلی ضرور آئے گی اگر کوئی یہ گمان رکھتے ہوں کہ یہ صرف ایک خواب ہوسکتا ہے حقیقت سے پرے تو آیئے اسکی ایک مثال بھی موجود ہے جہاں ایک مثالی بستی کے تصور کو شرمندہ تعبیر کیا گیا۔

تلنگانہ کے ضلع ورنگل کے مستقر پر چنتل نامی ایک محلہ (بستی) ہے جو پچھلے دہائیوں میں ایک پسماندہ علاقہ تھا جہاں ورنگل شہر سمیت اس بستی میں کئی سالوں سے تحریک اسلامی کا کام جاری ہے پچھلے سالوں میں اس بستی کا انتخاب کرتے ہوئے اسکو مثالی محلہ بنانے کا ہدف طئے کیا گیا یہاں مختلیف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والوں کی الگ الگ انجمنیں تشکیل دی گئیں اس بستی کی عوام میں دینی، سیاسی، معاشی، سماجی، تعلیمی شعور اجاگر کیا گیا اور اس کیلئے عملی اقدامات بھی کیئے گئے مذہبی طور سے اس علاقہ کی مساجد سے ذریعہ منتخبہ خطبات کے ذریعہ اصلاح معاشرہ کا کام کیا جاتا ہے قرآن سے شغف پیدا کرنے کیلئے گھر گھر مہم چلائی گئی علحدہ علحدہ طور پر ہفتہ واری اجتماعات منعقد کیئے جاتے ہیں دینی مدرسہ چلایا جاتا ہے اسکے ساتھ ساتھ محلہ کے بچوں کیلئے صباحی مدارس کو قائم کیا گیا خاندانی تنازعات یا مسائل کے حل کیلئے محلہ کی مسجد میں کونسلنگ سنٹر قائم کیا گیا معاشی اعتبار سے بلاسودی سوسائیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا جہاں ایک لاکھ تک کالون دیا جاتا ہے تاکہ امت کے تاجرین سود جیسی لعنت سے محفوظ رہ سکے خواتین کی انجمنیں تشکیل دی گئی خواتین کو خود مختار بنانے کیلئے ٹیلرنگ سنٹر کے علاوہ دیگر دست کاری کی مہارت پیدا کرنے کے مواقع فراہم کیئے جاتے ہیں جسکے 8 بیاچس مکمل ہوچکے ہیں چھوٹے چھوٹے کاروباری کو تعاون بھی دیا جاتا ہے وہیں پر سماجی طور پر مختلیف طریقوں سے خدمت خلق کے کاموں کو انجام دیا جاتا ہے اجتماعی فطروں کے نظم کے ذریعہ مستحقین کو عید کی خوشیوں میں شامل کیا جاتا ہے زکوۃ صدقات کے ذریعہ بھی امداد فراہم کی جاتی ہے فری میڈیکل کیمپ لگائے جاتے ہیں بقرعید کے اجتماعی چرم کی رقم سے غرباء میں شادی بیاہ کیلئے امدادی رقم اور علاج و معالجہ کیلئے بھی تعاون اور بیواؤں میں وظائف دیا جاتا ہے اسکے علاوہ برادران وطن سے تعلقات کو مضبوط بنانے کی غرض سے ان میں سماجی خدمات انجام دی جاتی ہیں عید ملن کے مواقع پر برادران وطن کیلئے مسجد میں طعام کا نظم جس سے اسلامی تعلیمات کو عام کرنا اہم مقصد ہے مرکزی وریاستی حکومت کی اسکیمات سے عوام میں شعور بیدار کیا جاتا ہے اور رہنمائی کی بھی کوشش کی جاتی ہے اگر تعلیمی طور پر جائزہ لیا جائے تو وسیع پیمانے پر کاموں کو انجام دیا جاتا ہے جو محلہ ماضی میں مختلیف ذاویوں سے پسماندہ تھا آج وہاں کی اکثریت تعلیم یافتہ ہیں جو پوری شعوری کیفیت کے ساتھ بیدار بھی ہیں امت میں مطالعہ کا رجحان پیدا کرنے کیلئے مساجد میں لائبریری کا قیام عمل میں لایا گیا۔ کیریئر کونسلنگ کے لکچرس منعقد کیئے جاتے ہیں طلباء کو اسکالرشپس دی جاتی ہے ابھی تحریک اسلامی نے مولانا جلال الدین عمری اسکالرشپ کا آغاز کرنے کا اعلان کیا جس سے طلباء کی تعلیمی ضروریات کی تکمیل پوری کی جائے گی اگر سیاسی طور پر جائزہ لیا جائے تو محلہ کے افراد کا اجتماعی فیصلہ ہوتا ہے جسمیں تمام مکاتب فکر بھی موجود ہوتے ہیں جو آج کے اس دور میں پایا جانا ناممکن سی بات ہے اسکے علاوہ محلہ میں بلدی مسائل ہوں تو اسکو متحدہ کوشش کے ذریعہ حل کروایا جاتا ہے ابھی تحریک اسلامی کی جانب سے بستی دواخانہ کے قیام کی کوشیں جاری ہیں جسکا آنے والے دنوں میں آغاز کیا جائے گا غرض یہ کہا جاسکتا ہیکہ چنتل محلہ کو تحریک اسلامی کے اسلاف کے زمانے سے ہی ہر طرح کے کاموں کو انجام دیا جارہا ہے، جسکی برق رفتار کاوشوں نے ایک پسماندہ بستی کو تعلیم یافتہ بلکہ سماجی برائیوں سے شفاف بنایا گیا آج حال یہ ہیکہ اگر کوئی مسافر تعاون کی حیثیت سے اس بستی کا رخ کرتا ہو تو وہ وہاں سے خالی ہاتھ نہیں لوٹتا آج یہی محلہ مثالی بستی کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے جسکو اسوہ نبی کی مدنی زندگی کے اصولوں کی بناء پر تعمیر کی گئی ابھی جماعت اسلامی ہند جو پورے ملک میں جدوجہد کے پچھتر سال منارہی ہے اسی مناسبت سے ورنگل جماعت اسلامی نے 26 / جنوری کو ایک شاندار کانفرنس" پلٹو اپنے رب کی طرف" کا انعقاد عمل میں لارہی ہے جسمیں مثالی محلہ پر بھی گفتگو ہوگی اسکے علاوہ الگ الگ سیشن موجود ہیں جس کے ذریعہ سے تحریک اسلامی یہ پیغام دینا چاہتی ہیکہ دین اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے اسی پر چل کر دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی حاصل کی جاسکتی ہے اللہ تعالی سے دعا ہیکہ وہ اس کانفرنس کو کامیاب بنائے اور تحریک اسلامی کے کاموں کو قبول کرے آمین۔

پانی کم پینے کے ہیں نقصانات زیادہ

انسانی جسم میں پانی کی کمی واقع ہونے سے ایک نہیں کئی طبی پیچیدگیاں رونما ہوسکتی ہیں۔صرف پیاس کا احساس ہونا ہی کوئی علامت نہیں۔اس لاپرواہی سے کتنے مسائل کھڑے ہوسکتے ہیں آیئے جاننے کی کوشش کریں۔

منہ کا خشک ہو جانا لعاب دہن کم بنے گا اور جب آپ کھانا کھائیں گے تو چبانے میں تکلیف محسوس ہوگی۔منہ خشک اور چپچپا معلوم ہوگا اس لئے پانی بغیر پیاس کے بھی پی لینا چاہیے۔

گردے میں پتھری یورین کا رنگ اگر زرد یا گہرا زرد ہو تو سمجھ لیجئے کہ آپ کے گردے اذیت میں مبتلا ہیں۔آپ پانی کی مقدار بڑھائیے۔جسم کا کچھ پانی پسینے کی صورت میں بہہ جائے گا اور اگر یورین میں کمی ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے جسم میں خارج کرنے کے لئے اضافی سیال موجود نہیں۔یاد رکھئے کہ اگر سات آٹھ گھنٹوں تک یورین پاس نہیں ہو رہا تو اس میں شامل نمکیات اور معدنیات باہم چپک کر گردے میں پتھری بننے کے امکانات زیادہ روشن کرسکتے ہیں۔

جلد کی خشکی صحت منداور چمکدار جلد کی بنیادی ضرورت پانی ہے اور اگر آپ پانی نہیں پیتیں تو جلد فوری طور پر متاثر ہوتی ہے۔جلد انسانی جسم کا سب سے بڑا عضو ہے اور ساتھ ہی جسم کی آلائشوں سے پاک کرنے والی مشین بھی ہے۔جسم میں پانی کی کمی کے ابتدائی مرحلے میں ان سیال مادوں کی کمی کے باعث جلد خشک ہوجائے گی جو اسے نم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔جلد سے بخارات اور پسینے کے ساتھ جسمانی آلائشیں باہر نکلتی رہتی ہیں اور جلد کی صفائی ہوتی رہتی ہے۔اگر جسم میں پانی کی کمی واقع ہوجائے تو آلائشیں جلد کے نیچے جمع ہونے لگتی ہیں اور پھر کیل مہاسے، دانے، بلیک ہیڈز اور دیگر جلدی مسائل کی صورت میں ظاہر ہوسکتی ہیں۔

آنسوؤں کی کمی اگر آپ پانی کم پیتی ہیں تو کسی گھمبیر صورتحال کے لئے تیار ہو جانا چاہئے یعنی آپ کو رونے کا موقع ملے تو آنسو ہی نہیں نکلیں گے یا بہت کم ہوں گے۔کم پانی پینے سے آنسوؤں کے سوتے خشک ہو جاتے ہیں۔آنسوؤں کو کم ہمتی یا بزدلی کا مظاہرہ نہیں سمجھنا چاہئے ان کے طبی فوائد بھی ہوتے ہیں۔ان کے اخراج سے ذہنی دباؤ، افسردگی، رنج اور پریشانی اور مایوسی کی کیفیت جاتی رہتی ہے۔

اس کا درخت کرشماتی خواص رکھتا ہے۔یہ جنوبی ایشیا اور مشرق بعید کے ممالک میں عام پایا جاتا ہے جبکہ افریقہ کے کچھ ممالک میں بھی ملتا ہے۔سوہانجنا کے درخت کا ہر حصہ اپنی اہمیت رکھتا ہے۔ہر حصے کو غذا کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے اور اس کی کاشت سخت حالات میں بھی باآسانی ہوسکتی ہے۔اس طرح دنیا میں خشک سالی سے پیدا ہونے والی غذائی کمی کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک بہترین انتخاب ہے۔

اس کے غذائی خواص کے بارے میں سینہ بہ سینہ چلی آنے والی اکثر باتیں درست ثابت ہوئیں۔آج کی دنیا میں اس درخت کے اوپر خاص توجہ دی جارہی ہے۔

سب سے پہلے ہم اس کے غذائی خواص دیکھ لیتے ہیں۔دودھ کے مقابلے میں سترہ گنا زیادہ کیلشیم موجود ہے لیکن تحقیق کہتی ہے کہ پتوں اور تنے میں پایا جانے والا کیلشیم انسانی جسم میں جذب ہونے کے قابل نہیں ہوتا۔

اس کے علاوہ دہی کے مقابلے میں نو گنا زیادہ پروٹین ہوتا ہے۔جانوروں کو جب غذا کے طور پر استعمال کرایا گیا تو ان کے وزن میں بتیس فیصد اضافہ دیکھا گیا جبکہ دودھ میں تینتالیس سے پینسٹھ فیصد اضافہ سامنے آیا۔گاجر کے مقابلے میں چار گنا زیادہ وٹامن اے پایا جاتا ہے۔کیلے کے مقابلے میں پندرہ گنا زیادہ پوٹاشیم پایا جاتا ہے۔پالک کے مقابلے میں انیس گنا زیادہ فولاد پایا جاتا ہے۔

اس کے تازہ پتوں کو پالک کی طرح استعمال کیا جاسکتا ہے، پکایا جاسکتا ہے اور خشک کرکے سفوف بنا کر بھی رکھا جاسکتا ہے۔یعنی سلاد سے لے کر سالن تک بنایا جاسکتا ہے جبکہ سفوف بعض جگہوں پر سوپ بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔اس کی پھلیاں بھی پکائی جاتی ہیں حتیٰ کہ جڑوں کو بھی غذا کے طور پہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔البتہ جڑوں میں ایک زہریلا الکلائیڈ اسپائروچن پایا جاتا ہے۔

لیکن اس کی مقدار خاصی کم ہوتی ہے اس کے برے اثرات جڑوں کو بہت زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے ہی سامنے آسکتے ہیں۔بچوں کو دودھ پلانے والی مائیں اگر اسے اپنی غذا میں شامل رکھیں تو دودھ کی کمی نہیں ہونے پاتی اور وہ صحت بخش ہوتا ہے۔اس کے لئے انہیں تین بڑے کھانے کے چمچے اس کے پتوں کا سفوف لینا ہوگا۔دن بھر میں اس کے پتوں کا پچاس گرام سفوف پورے دن کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی ہے۔

اس طرح جسم میں غذا کے مختلف اجزاء کی کمی نہیں ہوپاتی جس کے لئے گوشت یا پھل جیسی قیمتی اشیائے خوراک استعمال کرنے کی ضرورت نہیں رہتی اور ایک غریب شخص اپنی غذائی ضروریات باآسانی پورا کرسکتا ہے۔بیجوں سے تیل حاصل کیا جاتا ہے جبکہ تیل نکالنے کے بعد جو بیجوں کی کھلی یا کیک بچ جاتا ہے اسے پانی صاف کرنے کے کام لایا جاسکتا ہے۔اس کی انتہائی دلچسپ خوبی اس کی پانی صاف کرنے کی صلاحیت ہے جس سے پاکستان سمیت جنوبی ایشیاء کے دیگر ممالک کے اکثر لوگ ناواقف ہیں۔

پانی صاف کرنے کے لئے بیجوں کو خشک کرکے اس کے چھلکوں کو ہلکا ہلکا کوٹ کر الگ کرلیا جاتا ہے، حاصل ہونے والے سفید مغز کو کوٹ کر اس کا سفوف تیار کیا جاتا ہے۔اس سفوف کے پچاس گرام سے ایک لیٹر پانی صاف کیا جاسکتا ہے۔پانی صاف کرنے کے لئے سفوف کو پانی میں اچھی طرح ہلائیں اور پھر تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دیں۔بس پانی صاف۔

آیئے! سوہانجنا کاشت کریں

اس درخت کو اُگانے کے دو آسان طریقے ہیں پہلا اس کے بیج کے ذریعے اور دوسرا اس کی قلموں کے ذریعے۔

درخت میں پہلے سال پھول آجاتے ہیں دوسرے سال اس کی فصل زیادہ اچھی ہوتی ہے۔اگر اسے بڑھتا چھوڑ دیں تو یہ دس میٹر تک بلند درخت کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔اس کی کانٹ چھانٹ کرکے اسے ایک دو میٹر تک اونچا رکھتے ہیں۔تاکہ سائز اتنا رہے جہاں تک ہاتھ جاسکے۔سوہانجنا کے مختلف حصوں کے مختلف طبی اور سائنسی فوائد ہیں۔اس کے پتوں کا سفوف کیپسول کی شکل میں بھی دستیاب ہے۔قدرت نے ہمارے اس علاقے کو اس درخت کا مسکن چنا ہے تو ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیے۔عام طور پر اس کے پھولوں یا کلیوں کو گوشت کے ساتھ پکاتے ہیں۔

ملٹھی جادوئی تاثیر کی حامل جڑی بوٹی

ملٹھی کو دنیا کا اہم ترین پودا تصور کیا جاتا ہے۔یہ مٹر کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ملٹھی، عرب، ترکستان اور افغانستان میں عام پائی جاتی ہے۔پاکستان میں صوبہ بلوچستان اور چترال کے علاقے میں قدرتی طور پر پائی جاتی ہے جبکہ بیشتر ممالک مثلاً عراق، اسپین، یونان، چین اور اٹلی میں بڑے پیمانے پر تجارت کے لئے کاشت کی جاتی ہے۔اسپین میں ملٹھی کو پہلی بار تیرہویں صدی عیسوی میں کاشت کیا گیا جبکہ برطانیہ میں اس کی کاشت سولہویں صدی میں شروع کی گئی۔قدیم زمانے ہی سے ملٹھی کی جڑ کو استعمال کیا جارہا ہے۔روم کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ چوتھی صدی میں ملٹھی کو بطورِ دوا استعمال کیا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ اس کی جڑ پیاس کو ختم کرنے میں جادوئی تاثیر رکھتی ہے ارسطو بھی ملٹھی کی جڑ کو پیاس کم کرنے اور شوگر میں مفید بیان کرتا ہے۔قدیم چینی علم الادویہ میں بھی ملٹھی کو پیاس، کھانسی، بخار میں استعمال کیا جاتا تھا اور اس کا مسلسل استعمال عمر میں اضافے کا باعث سمجھا جاتا تھا۔ملٹھی پر بہت سی سائنسی تحقیقات کی گئی ہیں، جس سے اس میں موجود درج ذیل کیمیاوی اجزاء دریافت کیے گئے۔ان میں ایک زرد رنگ کا قلمی سفوف، ایک لیس دار مادہ، شکر انگوری، نشاستہ، فاسفورس، سلفیورک اور میلک ایسڈ، ترشے، کیلشیم اور میگنیشیم کے نمک اور گلاسیرایزین شامل ہیں۔

ملکی وے کہکشاں کے مرکز میں دلچسپ دریافت

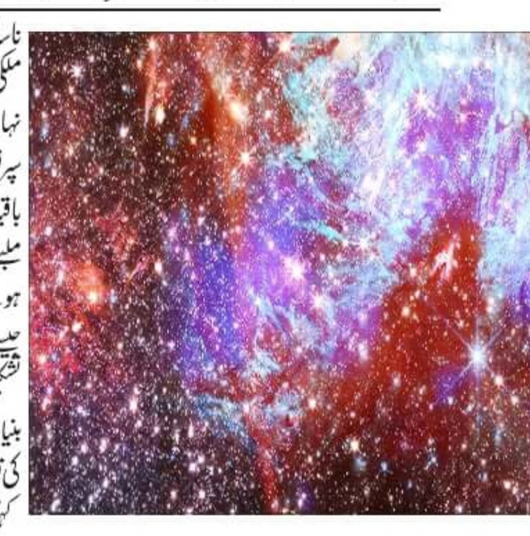

ناسا کی چندرا ایکس رے آبزرویٹری نے ہماری ملکی وے کہکشاں کے عین مرکز میں ایک نہایت دلچسپ مقام پر ممکنہ طور پر ایک نئے سپرنووا کے باقیات دریافت کی ہیں۔سپرنووا کے باقیات دراصل اُن ستاروں کے پھیلتے ہوئے ملبے ہوتے ہیں جو عظیم دھماکے سے پھٹ چکے ہوتے ہیں۔یہ باقیات فولاد، آکسیجن اور سلیکون جیسے اہم عناصر خلا میں بکھیرتے ہیں، جو سیاروں کی تشکیل اور زندگی کے وجود اور نشوونما کے لیے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔اگر اس نئی دریافت کی تصدیق ہو جاتی ہے تو یہ سپرنووا باقیات ہماری کہکشاں ملکی وے کے مرکزی خطے میں موجود دیوقامت بلیک ہول کے قریب ترین دریافت ہونے والی سپرنووا باقیات میں سے ایک ہوں گی۔کہکشاں کا یہ مرکزی علاقہ انتہائی پراسرار اور غیر معمولی ہے، جہاں بے شمار دیوقامت ستارے موجود ہیں، مقناطیسی فیلڈز کے طویل دھاگے نما ڈھانچے پھیلے ہوئے ہیں اور گیس کے گھنے بادل نہایت تیز رفتاری سے گلیکٹک سینٹر کے گرد گردش کررہے ہیں۔اس خطے کی نئی جامع تصویر چندرا اور یورپین اسپیس ایجنسی کے ایکس ایم ایم-نیوٹن مشن (نیلے رنگ میں) سے حاصل شدہ ایکس رے، میر کیٹ دوربین کے ریڈیو ڈیٹا (سرخ رنگ) اور پین اسٹارز کی آپٹیکل تصاویر (سرخم سبز اور نیلے رنگوں میں) سے یکجا کرکے بنائی گئی ہے۔اس سپرنووا کی باقیات زمین سے 26 ہزار نوری سال کے فاصلے پر موجود ہیں۔

اے آئی استعمال کرنے والی کمپنیوں کی آمدنی میں بہتری، نئی رپورٹ جاری

ایک نئی رپورٹ کے مطابق مصنوعی ذہانت (اے آئی) اپنانے والی برطانوی کمپنیاں کارکردگی میں بہتری، اخراجات میں کمی اور آمدنی میں اضافے جیسے نمایاں فوائد حاصل کررہی ہیں۔تاہم، پرانی اور لندن سے باہر قائم کاروباری اداروں کے اس دوڑ میں پیچھے رہ جانے کا خدشہ بڑھ رہا ہے۔انٹیوٹ کی اے آئی امپیکٹ رپورٹ 2026 میں کوئنک بکس استعمال کرنے والے 53 لاکھ سے زائد کاروباروں کے گمنام انتظامی ڈیٹا اور برطانیہ، کینیڈا، امریکا اور آسٹریلیا کے 34 ہزار سے زائد کاروباروں کے سرویز کو شامل کیا گیا۔دنیا بھر کے 53 لاکھ کاروباروں کے اعداد و شمار پر مبنی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کی 70 فی صد کمپنیاں اب کسی نہ کسی سطح پر اے آئی کا استعمال کررہی ہیں۔رپورٹ میں پیش کیے گئے نتائج کے مطابق 77 فی صد کاروباروں نے بتایا کہ اے آئی کے استعمال سے ان کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوا جبکہ 43 فی صد کا کہنا ہے کہ اس ٹیکنالوجی نے ان کی آمدنی بڑھانے میں مدد دی۔مزید برآں، 27 فی صد کاروباروں نے دعویٰ کیا کہ اے آئی کی بدولت ان کے کام کے اوقات کم ہوئے جبکہ 28 فی صد اداروں نے اخراجات میں کمی سے متعلق آگاہ کیا۔

پگھلتے گلیشیئرز زیرِ سمندر ماحول تبدیل کررہے ہیں

محققین نے انکشاف کیا ہے کہ فرام اسٹریٹ (جو گرین لینڈ اور سوالبارڈ کے درمیان واقع سمندری راستہ ہے) سے گزرنے والے برفانی تودوں (آئس برگز) کی تعداد 2000 کی دہائی کے آغاز کے مقابلے میں تقریباً پانچ گنا بڑھ چکی ہے۔سائنس دانوں کے مطابق اس غیر معمولی اضافے کی بڑی وجہ شمال مشرقی گرین لینڈ اور روسی آرکٹک کے بعض علاقوں میں گلیشیئرز کے تیزی سے پگھلنے کے باعث برف کے بڑے ذخائر کا ٹوٹنا ہے۔اگرچہ آئس برگز کی بڑھتی ہوئی تعداد خود زمین کے گرم ہوتے موسم کی ایک واضح علامت ہے لیکن ماہرین کا کہنا ہے کہ سمندر کی سطح کے نیچے ہونے والی تبدیلیاں اس سے بھی زیادہ حیران کن ہیں۔یہ برفانی تودے جب آرکٹک کے پانیوں میں سفر کرتے ہیں تو اپنے ساتھ ہزاروں برس پرانی چٹانیں، پتھر اور مٹی بھی لے کر چلتے ہیں جو برف میں قید ہوتی ہیں۔جب یہ آئس برگز پگھلتے ہیں تو یہ تمام مواد سمندر کی تہہ میں جا گرتا ہے۔

شہد سے ناشتہ صحت سے آراستہ

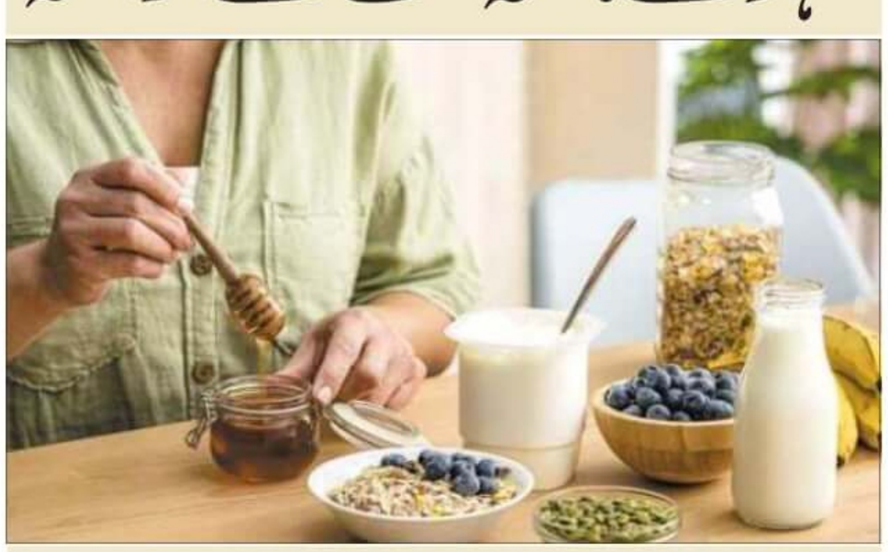

ڈاکٹر محمد کامران عظیم

شہد کی مکھی عام مکھیوں اور حشرات العرض سے بہت مختلف ہوتی ہیں، یہ ایک مخصوص کالونی بنا کر رہتی ہیں جس کو شہد کی مکھی کا چھتہ بھی کہا جاتا ہے۔مکھیاں اس چھتے میں شہد جمع کرتی ہیں۔شہد کی مکھیاں چھتے کے اندر بڑی ترتیب سے رہتی ہیں۔یہ ایک منظم ادارے کی طرح کام کرتی ہیں۔

اس ادارے کا ایک مالک ہوتا ہے جس کو ملکہ مکھی کہتے ہیں۔ملکہ مکھی کی حفاظت کے لئے سپاہی مکھیاں ہوتی ہیں جو نر ہوتی ہیں اور سپاہی مکھیوں کی زیرِ نگرانی مزدور مکھیاں ہوتی ہیں۔مزدور مکھیاں بھی دو قسم کی ہوتی ہیں ایک وہ جو کم عمر مکھیوں کے جسم سے نکلے ہوئے موم سے چھتہ بناتی ہیں اور دوسری وہ جو شہد جمع کرکے لاتی ہیں۔ایک مزدور مکھی ایک دن میں تقریباً دو ہزار پھولوں تک پہنچ کر شہد لاتی ہیں۔آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر سنت ایسی ہے جن کو طب جدید نے انسانی صحت کے لئے مفید قرار دیا، شہد کا استعمال بھی آپ نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔والدین کو چاہئے کہ اپنے بڑھتے ہوئے بچوں کو شہد کا استعمال روزانہ کروائیں تاکہ ان کی بھرپور ذہنی اور جسمانی نشوونما ہوسکے اور اولاد کو چاہئے کہ وہ اپنے بزرگ والدین کو شہد کا استعمال کسی نہ کسی طریقے سے روزانہ کروائیں تاکہ والدین بڑھتی عمر کے اثرات سے محفوظ رہ سکیں اور زندگی کی حقیقی مٹھاس کا بھرپور مزہ لے سکیں۔قدرت کا تحفہ شہد ہر عمر کے لئے یکساں مفید ہے۔پاکستان میں اللہ کے فضل و کرم سے مختلف اقسام کے پھول اور جنگلات کثرت سے موجود ہیں۔جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے 1960ء میں آسٹریلیا سے مکھیوں کی ایک خصوصی قسم پاکستان میں درآمد کی گئی تھی۔مکھیوں کی اس نسل کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ مخصوص لکڑی کے صندوق میں اپنا چھتا بنا کر شہد جمع کرتی ہیں اور فارمران چھتوں کو جہاں پھولوں کا سیزن ہو منتقل کرتے رہتے ہیں اس طرح ہر موسم میں مکھیوں کو اپنی غذا ملتی رہتی ہے۔

صبح کے ناشتے میں جس طرح آپ کا دل چاہے:

صبح نہار منہ سادہ پانی میں ایک چمچہ شہد گھول کر۔صبح یا شام ٹھنڈے یا گرم دودھ کے ساتھ۔

ہر قسم کے سیریل میں میٹھے کے طور پر۔پراٹھے یا ٹوس کے ساتھ۔

چائے میں چینی کے نعم البدل کے طور پر۔

غرض شہد قدرت کا ایک ایسا تحفہ ہے جسے ہم اپنی غذا کا لازمی جز بنا کر توانائی اور صحت کا حصول آسان بنا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر صدف چغتائی

یک نہ شُد دو شُد ایک مشہور کہاوت ہے، جس کے لفظی معنی یہ ہیں کہ ایک نہ ہوا، دو ہوئے۔عام طور پر یہ کہاوت اس وقت کہی جاتی ہے، جب ایک مسئلہ ختم نہ ہو اور دوسرا گلے پڑ جائے۔ایسا ہی کچھ معاملہ ہمارے ساتھ بھی ہوا، جب چند ہفتے قبل فلو نے نہ صرف مجھے، بلکہ چھے سالہ بیٹی کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔گھر کے ایک کمرے سے میری "آچھیں" بلند ہوتی، تو دوسرے کمرے سے بیٹی کی۔یوں لگ رہا تھا، جیسے ہم ماں بیٹی کے درمیان چھینکوں کا مقابلہ ہو رہا ہو۔میرا گلا شدید خراب تھا۔پورا جسم دکھ رہا تھا اور جی چاہ رہا تھا کہ لمبی تان کے سوتی رہوں۔مجھے خدشہ ہوا کہ میرے گھرانے کو 2022ء کے تین امراض کے گٹھ جوڑ سے نجات نہیں ملی۔

طبی اصطلاح میں اس گٹھ جوڑ کو Tripledemic سے موسوم کیا گیا ہے، جو فلو، آر ایس وی (Respiratory Syncytial Virus) اور کووڈ 19 کا ملاپ ہے۔

چند ہی دنوں بعد تقریباً گھر کا ہر فرد ان علامات کا شکار ہو چکا تھا۔دراصل، ہمارے بچوں کے اسکول میں مختلف بیماریاں پھیلی ہوئی تھیں، جس کا اندازہ اس سے لگائیے کہ ہماری چھے سالہ بچی ہی کی کلاس میں کئی بچے بخار، خارش پیدا کرنے والے جراثیم، ہاتھ، پاؤں، منہ کے امراض سمیت فلو، نزلے زکام کا شکار ہو چکے تھے۔یہی وجہ تھی کہ ویکسی نیشن کروانے کے باوجود ہمیں اپنی بیٹی کے بیمار ہو جانے پر حیرت نہیں ہوئی۔

مینڈل، ڈگلس اور بینٹ کی کتاب "متعدی امراض کے اصول اور طریقہ عمل" کے مطابق "عام طور پر اسکول نہ جانے والے بچے سال میں اوسطاً پانچ سے سات بار نزلہ زکام میں مبتلا ہوتے ہیں۔" گو کہ اس کتاب میں یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ "دس سے پندرہ فیصد بچے سال میں بارہ یا اس سے زائد بار نزلے زکام کا شکار ہو جاتے ہیں۔

تاہم، جوں جوں ان کی عمر بڑھتی ہے، نزلے زکام کی شکایت میں بھی کمی آتی چلی جاتی ہے۔" بہرحال ہم نے بیٹی کو پانچ دن (بدھ تا اتوار) گھر پر رکھا، تاکہ وہ مکمل طور پر آرام کر سکے۔واضح رہے، یہ مدت "امراض کی روک تھام کے مراکز" کی سفارشات کے مقابلے میں زیادہ تھی کہ جاری کردہ ہدایات کے مطابق "فلو سے متاثر بچے بخار ہونے کے 24 گھنٹے بعد اسکول جاسکتے ہیں، بشرطیکہ ادویہ استعمال کیے بغیر بخار اُتر گیا ہو۔" گرچہ بچی کا بخار جمعرات کی شام تک اُتر چکا تھا، لیکن ہم نے زیادہ احتیاط برتتے ہوئے تقریباً پورا ہفتہ اسے اسکول جانے نہیں دیا۔اب بیٹی کا بخار اُتر چکا ہے، وہ پہلے سے بہتر محسوس کررہی ہے، پھر بھی ہم اسے اسکول بھیجنے میں تذبذب کا شکار تھے، کیونکہ وہ کھانس رہی تھی۔اس حوالے سے جب ہم نے اپنے بچوں کے معالج (ماہرِ امراضِ اطفال) سے رابطہ کیا، تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ کھانسی دس روز تک جاری رہتی ہے، لہٰذا پریشان نہ ہوں۔

البتہ کھانسی کی شدت پریشان کن ثابت ہوسکتی ہے۔گو کہ میری بچی کی کھانسی میں رفتہ رفتہ کمی آرہی تھی، لیکن ہم اُن والدین کی وجہ سے پریشان تھے، جو اپنے بیمار بچوں کو اسکول بھیج دیتے ہیں۔اس ضمن میں فلاڈلفیا نیٹ ورک کے چلڈرن اسپتال کی معروف ماہرِ امراضِ اطفال اور پینسلوانیا یونیورسٹی کی اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر کیٹی لاک وڈ کا کہنا ہے کہ دنیا بھر میں یہ چلن عام ہے کہ اگر بچہ کمزور یا نڈھال نظر آرہا ہو، تو والدین دوا پلا کر اسکول بھیج دیتے ہیں، جو کورونا وائرس کے وبائی ایام سے گزرنے کے بعد قطعاً درست نہیں۔

دراصل ہم یہ نہیں جانتے کہ اگر ہمارا بچہ کھانس رہا ہے، تو آیا وہ کووڈ میں مبتلا ہے یا نہیں۔اس کے علاوہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ زیادہ تر افراد گھر ہی پر کووڈ-19 کا ٹیسٹ کروانے کے بعد ماسک لگا کر خود کو الگ تھلگ کرلیتے ہیں۔

اگرچہ کورونا وائرس کی وبا پھیلنے سے قبل بچوں کے امراض کے ماہرین کے نزدیک یہ بات غیر معمولی تھی کہ اسپتال میں داخل ہوئے بغیر ہی بچے کا آر ایس وی ٹیسٹ کروا لیا جائے۔یہ بات ڈاکٹر آرن کارول نے بتائی، جو انڈیانا ہیلتھ سٹی میں چیف ہیلتھ آفیسر اور بچوں کے امراض کے پروفیسر ہیں۔انہوں نے کہا کہ اگر بچہ شدید بیمار نہیں، تو بہتر ہوگا کہ گھر پر آرام کرنے کے ساتھ مشروبات وغیرہ استعمال کریں، یہاں تک کہ بخار اُتر جائے۔ڈاکٹر لاک وڈ کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر بچے کی طبیعت اسکول میں اتنی گری گری رہتی ہے کہ وہ معمول کے مطابق ذمے داریاں ادا نہیں کر رہا ہے، تو چاہے بخار نہ ہو، اسے ایک دن گھر پر آرام کرنے دیں۔

بے شک ہم نزلے زکام سے متاثرہ ہر بچے کو غیر معینہ مدت تک گھر پر روک نہیں سکتے، کیونکہ اگر کسی بچے کی ناک بہہ رہی ہے اور اسے کچھ ہفتے اسکول جانے نہ دیا جائے، تو شاید وہ پھر کبھی اسکول نہ جائے۔اس کے علاوہ یہ بھی ممکن ہے کہ علامات ظاہر ہونے سے قبل وہ بچہ، دیگر بچوں میں اپنا مرض منتقل کر چکا ہو۔اس صورتِ حال میں ہم وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ متاثرہ بچہ جراثیم پھیلا رہا ہے یا نہیں۔

امریکی بیورو آف لیبر اسٹیٹسٹکس کے مطابق 2021ء میں اکیس فیصد امریکیوں کو علالت کی رخصت نہیں دی گئی۔یہ بات اُن والدین کے لئے باعثِ پریشانی ہے، جن کے بچے بار بار بیمار پڑ جاتے ہیں، لہٰذا ہمیں حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل کرنا چاہیے۔مثلاً اگر کوئی بچہ متعدی مرض سے نجات پا چکا ہو، مگر کھانسی برقرار ہے، تو بچے کو چاہیے کہ اچھی طرح ہاتھ دھوئے اور سینیٹائزر کا استعمال کرے۔

ڈاکٹر لاک وڈ کے مطابق ماسک لگانا بھی مفید ہے، لیکن اگر بچے کی کھانسی طول پکڑ رہی ہو، تو خدشہ ہے کہ وہ ایسے ماحول میں رہتا ہے، جہاں ماسک لگانے پر زور نہیں دیا جاتا ہے۔حالانکہ ماسک لگانا اس اعتبار سے مؤثر ثابت ہوتا ہے کہ دیگر افراد مرض منتقلی سے محفوظ رہتے ہیں۔ڈاکٹر کارول نے فلو اور کووڈ دونوں کی ویکسی نیشن کروانے پر زور دیا ہے۔ڈاکٹر فلورین کریمر اور ڈاکٹر آبری گورڈون نے ٹائمز کے ایک سروے میں بھی یہی بات کہی تھی۔

موسیٰ ندی کی صفائی اور جھیلوں پر ناجائز قبضوں کی برخواستگی حکومت کی ترجیح

حیڈرا کے خلاف غیر ضروری مہم، ایل بی نگر میں شجر کاری، چیف منسٹر ریونت ریڈی کا خطاب

حیدرآباد۔) چیف منسٹر ریونت ریڈی نے رنگا ریڈی ضلع کے ایل بی نگر اسمبلی حلقہ میں گرم گوڑہ ایکو پارک میں ونا مہا اتسوم 2026 میں حصہ لیتے ہوئے شجر کاری مہم کا آغاز کیا۔ وزیر جنگلات کنڈا سریکھا، وزیر انفارمیشن ٹکنالوجی سریدھر بابو اور ضلع کے عوامی نمائندے اس موقع پر موجود تھے۔ چیف منسٹر نے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے حیدرآباد اور اس کے اطراف کے علاقوں کی جامع ترقی کیلئے حکومت کے منصوبہ سے واقف کرایا اور کہا کہ حیدرآباد کو آلودگی سے پاک شہر بنانے کے اقدامات کئے جارہے ہیں تاکہ دہلی کے حالات سے شہر کو بچایا جاسکے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ ایل بی نگر اسمبلی حلقہ سے انہیں قلبی لگاؤ ہے۔ 2018 کے اسمبلی انتخابات میں ایک سازش کے تحت کوڑنگل اسمبلی حلقہ سے شکست سے دوچار کیا گیا۔ اس وقت انہوں نے ملکا جگری لوک سبھا سے مقابلہ کیا اور ایل بی نگر کے رائے دہندوں نے بھرپور تائید کی۔ انہوں نے کہا کہ ایل بی نگر اسمبلی حلقہ سے انہیں 30,000 ووٹوں کی اکثریت حاصل ہوئی تھی۔ چیف منسٹر نے ایل بی نگر اسمبلی حلقہ کی ترقی کیلئے ممکنہ تعاون کا یقین دلایا اور کہا کہ اس حلقہ میں کانگریس پارٹی کا موقف مستحکم ہے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ ایل بی نگر کے کئی علاقوں میں ترقیاتی کاموں پر عمل آوری باقی ہے۔ چیف منسٹر نے سرکاری اراضیات اور جھیلوں اور تالابوں پر غیر مجاز قبضوں کی صورت میں سخت کارروائی کا انتباہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے کئی جھیلوں اور تالابوں کا حیڈرا کے ذریعہ تحفظ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حیڈرا کی کارروائیاں صرف غیر مجاز تعمیرات تک محدود ہے اور اپنی اراضی پر مکانات کی تعمیر کی صورت میں کوئی کارروائی نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ نئی دہلی میں آلودگی کی صورتحال سنگین ہے۔ وہ حیدرآباد کو آلودگی سے پاک شہر بنانے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ موسیٰ ندی ترقی پراجکٹ اسی مہم کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ موسیٰ ندی کے تحفظ کے ذریعہ سیاحتی اور تجارتی سرگرمیوں میں اضافہ ہوگا۔ چیف منسٹر نے کہا کہ 30 ہزار ایکر پر بھارت فیوچر سٹی کے قیام سے رنگا ریڈی ضلع کی ترقی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ بعض عناصر حیڈرا کو خوف کی علامت کے طور پر پیش کررہے ہیں جبکہ قبضہ مافیا کے خلاف کارروئی کیلئے حیڈرا کا قیام عمل میں آیا ہے۔ جھیلوں پر قبضوں کے نتیجہ میں پانی کا بہاؤ تبدیل ہوکر بستیوں میں داخل ہورہا ہے جس کے نتیجہ میں عوام کو مشکلات کا سامنا ہے۔ چیف منسٹر نے بتایا کہ حکومت موسیٰ ندی کی صفائی اور جھیلوں پر ناجائز قبضوں کی برخواستگی میں سنجیدہ ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ ترقیاتی کاموں میں حکومت سے تعاون کریں۔

آر ٹی سی ملازمین کیلئے 11 فیصد فٹمنٹ کی یکم جولائی سے ادائیگی

30 ماہ میں 2815 نئی بسوں کی خریدی، وزیر ٹرانسپورٹ پونم پربھاکر کا اعلیٰ سطحی اجلاس

حیدرآباد۔) تلنگانہ حکومت نے آر ٹی سی ملازمین سے کئے گئے وعدہ کی تکمیل کرتے ہوئے 11 فیصد فٹمنٹ پر یکم جولائی سے عمل آوری کا اعلان کیا ہے۔ وزیر ٹرانسپورٹ پونم پربھاکر نے آر ٹی سی کی کارکردگی پر اعلیٰ سطحی اجلاس میں RTS-2021 کے تحت 11 فیصد فٹمنٹ کی ادائیگی کا اعلان کیا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ آر ٹی سی کی مسلمہ یونینوں کے نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے آر ٹی سی یونینوں کے انتخابات کا فیصلہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے 30 ماہ کے دوران آر ٹی سی کے استحکام کیلئے کئی قدم اٹھائے ہیں۔ پونم پربھاکر نے کہا کہ 2023-26 کے دوران حکومت نے 1078 کروڑ کے مصارف سے 2815 نئی بسوں کو خریدا ہے۔ نلگنڈہ اور پداپلی میں دو نئے بس ڈپو کی منظوری دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ آر ٹی سی ہاسپٹل تارناکہ کو سوپر اسپیشالیٹی ہاسپٹل کے طور پر ترقی دی گئی۔ گزشتہ 30 ماہ میں ہمدردی تقررات کے تحت 1137 تقررات کئے گئے۔ ان میں 888 کنڈکٹرس، 10 ڈرائیورس، 43 ورکرس اور 196 کانسٹبلس شامل ہیں۔ خاندان کے سربراہ کی موت پر آر ٹی سی میں ہمدردی تقررات پر عمل کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آر ٹی سی کی کارکردگی میں اضافہ ہوا جس کا سہرا ملازمین کے سر جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 490 خدمات سے برطرف کئے گئے ملازمین میں 244 کو دوبارہ واپس لیا گیا ہے۔ دیگر ملازمین کے مقدمات زیر دوران ہیں۔ خواتین کے گروپس کو 553 آر ٹی سی بسیں کرایہ پر الاٹ کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آر ٹی سی کے تحت ریاست بھر میں 1050 الیکٹرک بسیں چلائی جارہی ہیں۔ آر ٹی سی کے پاس جملہ 10173 بسیں اور 38128 ملازمین ہیں۔ روزانہ 61 لاکھ مسافرین کو 35 لاکھ کیلو میٹر کی مسافت پر پہنچایا جاتا ہے۔ پونم پربھاکر نے ناگرکرنول اور پداپلی بس ڈپو کے تعمیری کاموں کو جلد مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ پونم پربھاکر نے خودکشی کرنے والے ملازم شنکر کے افراد خاندان کو ایک کروڑ روپئے کا چیک جلد حوالے کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ ملازمین کے حادثاتی انشورنس کے تحت 11 کیسس کی یکسوئی کی گئی اور فی کس ایک کروڑ روپئے ادا کئے گئے۔

حیدرآباد میٹرو ریل فیس II کی فوری منظوری کیلئے مرکزی حکومت سے مطالبہ

نیٹ امیدواروں کو آر ٹی سی میں مفت سفر کی سہولت، کابینہ کے اجلاس ڈیجیٹل ہوں گے، 30 جون کو رعیتو بھروسہ اسکیم کی رقم کی اجرائی، تلنگانہ کابینہ کے فیصلے

حیدرآباد۔) تلنگانہ ریاستی کابینہ نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا کہ حیدرآباد میٹرو ریل فیس II پراجکٹ کو فوری منظوری دی جائے۔ کابینہ نے مرکز سے منظوری کے حصول میں تلنگانہ سے تعلق رکھنے والے مرکزی وزراء اور بی جے پی ارکان پارلیمنٹ سے تعاون کی اپیل کی۔ کابینہ نے کسانوں کی رعیتو بھروسہ اسکیم کی امدادی رقم 30 جون سے جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کابینہ کا غیر رسمی اجلاس آج سکریٹریٹ میں چیف منسٹر ریونت ریڈی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں کسانوں کے مختلف امور اور کابینہ کو ڈیجیٹل کرنے سے متعلق فیصلے کئے گئے۔ بعد میں میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے ریاستی وزراء اتم کمار ریڈی، ٹی ناگیشور اور ڈی انوسویا سیتکا نے کہا کہ کابینہ نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ حیدرآباد میٹرو ریل فیس II پراجکٹ کی جلد منظوری دی جائے۔ تلنگانہ حکومت نے مرکز سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فنڈس میں بھلے ہی حصہ داری ادا نہ کرے لیکن درکار منظوریاں فوری جاری کریں تاکہ حکومت اپنے خرچ پر پراجکٹ کی تکمیل کرسکے۔ حکومت نے انڈین ریلوے فینانس کارپوریشن کی جانب سے منظورہ قرض کی عاجلانہ اجرائی کی مانگ کی۔ کابینہ نے تلنگانہ سے تعلق رکھنے والے مرکزی وزراء اور بی جے پی ارکان پارلیمنٹ سے اپیل کی کہ درکار منظوریوں کے حصول میں تعاون کریں تاکہ حیدرآباد میں ٹریفک نظام کو بہتر بنانے میں مدد ملے۔ اتم کمار ریڈی نے کہا کہ حیدرآباد میں بڑھتی ٹریفک اور ٹریفک سسٹم کو بہتر بنانے کیلئے میٹرو فیس II پر عمل آوری ناگزیر ہے۔ کابینہ نے آئندہ اجلاسوں کے ڈیجیٹل انعقاد کا فیصلہ کیا جس کے تحت کابینہ کا ایجنڈہ اور دیگر دستاویزات وزراء کو ای بک کے ذریعہ سربراہ کئے جائیں گے۔ وزیر انفارمیشن ٹکنالوجی سریدھر بابو نے چیف منسٹر، ڈپٹی چیف منسٹر اور کابینی وزراء کو خصوصی ٹیاب حوالے کئے۔ کابینہ کے آئندہ اجلاس کاغذ کے بغیر ڈیجیٹل سسٹم کے تحت منعقد کئے جائیں گے۔ حکومت نے نظم ونسق کو پیپر لیس بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ کابینہ نے نیٹ امتحان میں حصہ لینے والے امیدواروں کو آر ٹی سی میں مفت سفر کی سہولت کا اعلان کیا۔ تلنگانہ میں نیٹ امتحان کے 2008 مراکز قائم کئے جارہے ہیں اور 2.95 لاکھ امیدوار شرکت کریں گے۔ امیدوار اپنے ہال ٹکٹ کو دکھاتے ہوئے آر ٹی سی میں مفت سفر کرسکتے ہیں۔ امیدواروں اور ان کے افراد خاندان پر بوجھ کم کرنے کیلئے یہ فیصلہ کیا گیا۔ کابینی سب کمیٹی نے مرکزی حکومت کی ضمانت روزگار اسکیم جی رام جی میں بعض ترمیمات کی سفارش کی ہے اور اس سلسلہ میں مرکز کو سفارشات روانہ کی گئیں۔ کابینہ نے ریاست میں رعیتو بھروسہ اسکیم کے فنڈس کی 30 جون کو کھمم کے مدھیرا اسمبلی حلقہ میں جلسہ عام کے دوران اجرائی کا فیصلہ کیا ہے۔ کسانوں کا بڑا جلسہ عام منعقد کیا جائے گا جس میں چیف منسٹر رعیتو بھروسہ اسکیم کی رقم جاری کریں گے۔ حکومت نے باریک چاول کی 7 مختلف اقسام کیلئے بونس کی اجرائی کا فیصلہ کیا ہے۔ کابینہ نے مرکز سے تلنگانہ کیلئے اضافی فرٹیلائیزرس سربراہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ کابینہ نے دھان کی خریدی اور مانسون کے دوران ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کی حکمت عملی کا جائزہ لیا۔

نااہل 1.28 لاکھ افراد کے فلاحی پنشن منسوخ!

48 ہزار اہل معذورین اور بیواؤں کی نئی فہرست تیار، حکومت کا بڑا فیصلہ

حیدرآباد۔: تلنگانہ حکومت نے ریاست میں مستحق اور حقیقی ضرورت مندوں تک فلاحی پنشن کے فائدے پہونچانے کے عزم کے تحت ایک بڑا انتظامی فیصلہ کیا ہے۔ ریاست بھر میں فلاحی پنشنرس کی جامع تصدیق اور فیلڈ انویسٹی گیشن کا عمل مکمل ہونے کے بعد بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ جس کے نتیجے میں حکام نے قواعد کی خلاف ورزی کرنے والے 1.28 لاکھ نااہل افراد کی پنشن فوری طور پر منسوخ کردی ہے۔ دوسری جانب حکومت نے ان نااہل افراد کو ہٹانے کے ساتھ ہی طویل عرصے سے محروم 48 ہزار حقیقی مستحقین پر مشتمل ایک نئی فہرست بھی تیار کرلی ہے۔ جس سے اسکیم میں شفافیت کی ایک نئی مثال قائم ہوئی ہے۔ حکام کی جانب سے گھر گھر جاکر کی گئی فیلڈ انویسٹی گیشن کے دوران معلوم ہوا کہ کئی ایسے لوگ پنشن حاصل کررہے تھے جو سرکاری رہنمایانہ خطوط کے مطابق اس کے اہل نہیں تھے۔ منسوخی کی بڑی وجوہات میں ایسے افراد جو مستقل طور پر دوسرے مقامات یا ریاستوں کو منتقل ہوچکے ہیں۔ سرکاری ملازمین کے والدین جو قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پنشن حاصل کررہے تھے ایسے دولت مند افراد جن کے پاس 5 ایکر سے زائد زرعی اراضی موجود ہے انکم ٹیکس ادا کرنے والے افراد جو غیر قانونی طور پر اس اسکیم کا فائدہ اٹھارہے تھے اعداد وشمار کے مطابق منسوخ کی گئی جملہ 1.28 لاکھ پنشن میں سب سے بڑی تعداد یعنی 1.02 لاکھ پنشن دیہی علاقوں سے تعلق رکھتی ہے جب کہ مابقی 26 ہزار پنشن بلدیات کے دائرہ اختیار سے منسوخ کی گئی ہیں۔ نااہل افراد کے نام خارج کئے جانے سے جہاں سرکاری خزانے پر ناجائز بوجھ کم ہوا ہے وہیں برسوں سے انتظار کرنے والے غریب عوام کی پنشن کے لیے راہ ہموار ہوئی ہے۔ عہدیداروں نے نئی فہرست میں 48000 معذور افراد اور بیواؤں کے نام شامل کئے ہیں۔ جو مکمل طور پر اہل ہونے کے باوجود طویل عرصے سے اس فلاحی اسکیم سے محروم تھے۔ محکمہ فینانس کی جانب سے منظوری ملتے ہی ان تمام نئے مستفیدین کو پنشن کی باقاعدہ فراہمی کیلئے سرکاری احکامات جاری کردیئے جائیں گے۔

اقلیتوں کی ترقی سے متعلق اسکیمات پر موثر عمل آوری کیلئے بھٹی وکرمارکا کی ہدایت

اقلیتی بہبود پر اعلیٰ سطحی اجلاس، اردو اکیڈیمی کی گولڈن جوبلی تقاریب، اظہر الدین اور صدور نشین کی شرکت

حیدرآباد۔) ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرمارکا نے کہا کہ ریاست میں اقلیتوں کی سماجی، معاشی اور تعلیمی ترقی کیلئے حکومت سنجیدہ ہے۔ اقلیتوں کی بھلائی کیلئے بجٹ میں اضافی فنڈس مختص کئے گئے اور اسکیمات پر موثر عمل آوری کی ہدایت دی گئی ہے۔ بھٹی وکرمارکا نے سکریٹریٹ میں اقلیتی بہبود پر اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد کیا۔ اجلاس میں وزیر اقلیتی بہبود محمد اظہر الدین، صدرنشین وقف بورڈ سید عظمت اللہ حسینی، صدرنشین اردو اکیڈیمی طاہر بن حمدان، صدرنشین ٹمریز فہیم قریشی، صدرنشین اقلیتی فینانس کارپوریشن عبید اللہ کوتوال، سکریٹری اقلیتی بہبود بی شفیع اللہ، پرنسپل سکریٹری فینانس سندیپ کمار سلطانیہ، صدرنشین کرسچین میناریٹی فینانس کارپوریشن دیپک جان اور دوسروں نے شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ تلنگانہ اردو اکیڈیمی کی گولڈن جوبلی تقاریب حیدرآباد اور تمام اضلاع کے ہیڈ کوارٹرس پر منعقد کی جائے۔ مشاعرہ اور دیگر پروگرامس منعقد کئے جائیں گے۔ انہوں نے لال بہادر اسٹیڈیم میں گولڈن جوبلی تقاریب کے انعقاد کا مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ کے ہر ضلع میں اقلیتوں کیلئے اقامتی اسکولس قائم کئے گئے ہیں۔ 20 اقامتی اسکولوں کی ذاتی عمارتوں کی تعمیر مکمل ہوچکی ہے۔ مزید 17 اسکولوں کے تعمیری کام مختلف مراحل میں ہیں۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ تعمیری کاموں کی عاجلانہ تکمیل کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے فینانس کارپوریشن کے عہدیداروں سے کہا کہ راجیو یووا کاسم اسکیم کے تحت اقلیتی امیدواروں کو معاشی امداد کی اسکیم پر عمل آوری کا منصوبہ تیار کریں۔ کرسچین میناریٹی کی بھلائی کیلئے 50 کروڑ مختص کئے گئے ہیں۔ انہوں نے عہدیداروں سے کہا کہ اوقافی اراضیات کے تحفظ کیلئے اقدامات کریں اور غیر مجاز قبضوں سے اوقافی اراضیات کا تحفظ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اوقافی جائیدادوں کے تحفظ کیلئے حصار بندی کی جائے۔ انہوں نے خاطر خواہ مسلم آبادی والے اضلاع میں ضلع اور ڈیویژن کی سطح پر قبرستانوں کیلئے اراضی الاٹ کرنے کی ہدایت دی اور اس سلسلہ میں اراضی الاٹ کرنے ضلع کلکٹرس کو ہدایت دی گئی۔ وزیر اقلیتی بہبود محمد اظہر الدین نے بھٹی وکرمارکا کو محرم کے دوران عاشور خانوں کی زیارت کی دعوت دی۔ بھٹی وکرمارکا نے کہا کہ وہ محرم کے دوران اہم عاشور خانوں کی زیارت کریں گے۔

صنعتی شعبہ کے استحکام میں المونیم کی پیداوار کا نمایاں رول

چین دنیا میں سرفہرست، ہندوستان دوسرے نمبر پر، انفراسٹرکچر اور مینوفیکچرنگ شعبہ جات کی اہمیت میں اضافہ

حیدرآباد۔) ملک میں صنعتی ترقی کے شعبہ میں ہندوستان نے اہم پیشرفت کی ہے۔ المونیم کی پیداوار میں ہندوستان کو دنیا بھر میں دوسرا مقام حاصل ہوا ہے۔ دنیا کے المونیم پیدا کرنے والے 10 ممالک کا سروے کیا گیا جس میں چین سرفہرست ہے۔ صنعتی ترقی اور صنعتی شعبہ کے استحکام کے ذریعہ دنیا کے مختلف ممالک میں المونیم کی پیداوار میں اضافہ کیا ہے۔ ماہرین کے مطابق کسی بھی ملک کی صنعتی ترقی کا اندازہ کرنے کیلئے المونیم کی پیداوار کو بنیاد بنایا جاتا ہے۔ انفراسٹرکچر، ٹرانسپورٹیشن، قابل تجدید توانائی اور مینوفیکچرنگ کے شعبہ جات میں المونیم سیکٹر کا اہم رول ہے۔ ہندوستان نے حالیہ برسوں میں المونیم کی پیداوار میں اضافہ کے ذریعہ صنعتی شعبہ کے استحکام کا ثبوت دیا ہے۔ سروے کے مطابق چین میں المونیم کی سالانہ پیداوار 41.5 ملین میٹرک ٹن ہے جبکہ ہنوستان 4.2 ملین میٹرک ٹن پیداوار کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ روس میں ہر سال 3.8 ملین میٹرک ٹن المونیم کی پیداوار ہوتی ہے۔ کینیڈا، متحدہ عرب امارات، بحرین، آسٹریلیا، ناروے، برازیل اور ملایشیا کا شمار بھی المونیم پیدا کرنے والے ممالک میں ہوتا ہے۔ صنعتی ترقی کے معاملہ میں چین نے دنیا بھر میں اپنی سبقت کو برقرار رکھا ہے۔ دیگر شعبہ جات میں بھلے ہی امریکہ نے اپنی سبقت کو برقرار رکھا ہے لیکن صنعتی شعبہ کے استحکام اور توسیع میں وہ دیگر ممالک سے پیچھے ہے۔ ہندوستان نے صنعتی شعبہ کی حوصلہ افزائی کے ذریعہ خانگی شعبہ میں روزگار کے مواقع میں اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

تلنگانہ میں 16 ماہ کے دوران 15.46 لاکھ نئے راشن کارڈس کی اجرائی

ریاست کی 80.95 فیصد آبادی، راشن اسکیم کے دائرہ کار میں شامل ہوگئی

حیدرآباد۔: ریاست میں فوڈ سیکوریٹی کو یقینی بنانے کے لیے سرکاری سطح پر ایک بڑی پیشرفت سامنے آئی ہے اور مستحق خاندانوں کو نئے راشن کارڈس کی اجرائی اور موجودہ کارڈس میں نئے ناموں کی شمولیت کے بعد اب ریاست کی ایک بہت بڑی آبادی اس اسکیم کے دائرہ کار میں شامل ہوچکی ہے۔ موصولہ تفصیلات کے مطابق 26 جنوری 2025 سے لے کر 27 مئی 2026 تک مرحلہ وار طریقے سے مجموعی طور پر 15,46,906 نئے راشن کارڈس جاری کئے گئے ہیں۔ ان نئے راشن کارڈس کے ذریعہ ریاست کے 38,67,265 افراد کو پہلی مرتبہ مفت راشن کی سہولت حاصل ہوئی ہے۔ نئے راشن کارڈس کے علاوہ شادیوں، بچوں کی پیدائش اور دیگر وجوہات کی بنا پر پہلے سے موجود راشن کارڈس میں بھی بڑے پیمانے پر نام شامل کئے گئے ہیں۔ اعداد وشمار کے مطابق موجودہ کارڈس میں 19,81,409 نئے ناموں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس طرح نئے کارڈس اور پرانے کارڈس میں شامل کئے گئے ناموں کو ملاکر مستفید ہونے والے نئے افراد کی تعداد 58 لاکھ سے زیادہ ہوگئی ہے۔ جس کے بعد ریاست میں راشن کارڈس ہولڈرس کی جملہ تعداد اب 3.39 کروڑ تک پہونچ چکی ہے۔ حکومت کی جانب سے ہر مستحق فرد کو ماہانہ 6 کلو چاول بالکل مفت فراہم کئے جارہے ہیں۔ مردم شماری کے پہلے مرحلے کے تازہ ترین اعداد وشمار کے مطابق تلنگانہ کی جملہ آبادی اب 4.20 کروڑ سے تجاوز کرچکی ہے۔ اس آبادی کے تناسب سے دیکھا جائے تو ریاست کی 80.95 فیصد آبادی اس وقت

SIR مہم کے ذریعہ مخالف بی جے پی ناموں کو حذف کرنے کی سازش

وزراء پونم پربھاکر اور اظہر الدین کا الزام،

حیدرآباد اور سکندرآباد لوک سبھا حلقہ جات کے پارٹی قائدین کا جائزہ اجلاس

حیدرآباد۔ تلنگانہ میں فہرست رائے دہندگان پر خصوصی نظر ثانی مہم SIR کے سلسلہ میں لوک سبھا حلقہ جات حیدرآباد اور سکندرآباد کے کانگریس قائدین اور کارکنوں کا اجلاس منعقد ہوا۔ ریاستی وزراء پونم پربھاکر اور محمد اظہر الدین نے قائدین اور کارکنوں کو ایس آئی آر مہم کے سلسلہ میں متحرک ہونے کی ہدایت دی اور کہا کہ بوتھ سطح کے ایجنٹس کی فہرست اسسٹنٹ الیکٹورل آفیسر کے حوالے کی جائے۔ ریاستی وزراء نے کہا کہ آئندہ جی ایچ ایم سی انتخابات کے سلسلہ میں فہرست رائے دہندگان پر نظر ثانی اہمیت کی حامل ہے۔ اجلاس میں ارکان پارلیمنٹ انیل کمار یادو، ڈاکٹر ملوروی، رگھورام ریڈی، ضلع کانگریس صدر ایم روہت، گریٹر حیدرآباد کانگریس صدر سید خالد سیف اللہ، رکن اسمبلی نوین یادو، سری گنیش اور اسمبلی حلقہ جات کے انچارجس نے شرکت کی۔ پونم پربھاکر نے کہا کہ حیدرآباد اور سکندرآباد پارلیمانی حلقہ جات کے تحت موجود اسمبلی حلقہ جات کے انچارجس کو SIR مہم کے سلسلہ میں چوکس رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ 25 جون سے گھر گھر مہم کا آغاز ہوگا جو 24 جولائی تک جاری رہے گی۔ بوتھ لیول آفیسرس مکانات پہنچ کر ناموں کی جانچ کریں گے۔ اسمبلی حلقہ جات کے انچارجس اور بوتھ لیول ایجنٹس کو اس سلسلہ میں تعاون کرنا چاہئے۔ وزراء نے کہا کہ 2002 کی فہرست میں شامل تمام اہل رائے دہندوں کے ناموں کی برقراری کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ فہرست رائے دہندگان پر نظر ثانی کے نام پر بی جے پی مخالف ووٹوں کو حذف کرنے کی سازش ہے۔ مغربی بنگال اور ٹاملناڈو میں لاکھوں رائے دہندوں کے نام حذف کئے گئے۔ پونم پربھاکر نے کہا کہ کسی بھی رائے دہندے کا نام فہرست سے حذف نہ ہونے پائے، اس کی ذمہ داری بوتھ لیول ایجنٹس پر عائد ہوتی ہے۔ مہم کے دوران عوام کی رہنمائی کی ہدایت دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ جی ایچ ایم سی انتخابات میں کانگریس کی کامیابی کیلئے کارکنوں اور قائدین کو متحرک ہونا چاہئے۔

تلنگانہ میں/ 23 جون سے مانسون کی بارش کا امکان

حیدرآباد۔ تلنگانہ میں مانسون کی بارشوں کا سلسلہ 23 جون سے ہونے کی پیش قیاسی کی جارہی ہے اور کہا جارہا ہے کہ 23 جون سے شروع ہونے والی بارشیں زرعی سرگرمیوں کے لئے سودمند اور فائدہ بخش ثابت ہوں گی۔ محکمہ موسمیات کی جانب سے جاری کئے گئے اعلامیہ کے مطابق تلنگانہ کے بیشتر اضلاع میں 23 جون سے بارشوں کا سلسلہ شروع ہوگا۔ محکمہ موسمیات نے گذشتہ دنوں کی گئی پیش قیاسی میں دعویٰ کیا تھا کہ 17 جون سے بارشوں کا سلسلہ شروع ہوگا بعد ازاں ریاست میں گرمی کی لہر کی پیش قیاسی کرتے ہوئے 19 جون سے بارشوں کا سلسلہ شروع ہونے کی پیش قیاسی کی گئی تھی لیکن اب کہا جارہاہے کہ 23 جون سے ریاست 'تلنگانہ' اوڈیشہ' جھارکھنڈ' بہار اورا? ندھراپردیش میں بارشوں کا سلسلہ شروع ہوگا۔ دونوں شہروں حیدرا? باد وسکندرا? باد میں بارشوں کا انتظار کررہے عوام کے لئے بھی محکمہ موسمیات کی جانب سے جاری کی جانے والی یہ پیش قیاسی خوشخبری سے کم نہیں ہے کیونکہ دونوں شہروں میں بھی مانسون کی ا? مد کے باوجود بارش نہ ہونے اور گرمی کی شدت میں اضافہ کے نتیجہ میں شہریوں کو مسائل کا سامنا کرنا پڑرہا ہے جبکہ دیہی علاقوں میں زرعی مزدور اور کسان بارش نہ ہونے کے سبب انتہائی مشکل حالات کا سامنا کرنے پر مجبور ہونے لگے ہیں۔ محکمہ موسمیات کی جانب سے جاری کی گئی پیش قیاسی کے مطابق ریاست تلنگانہ کے اضلاع میں 23 جون سے شروع ہونے والی بارشوں کا سلسلہ موسم باراں کے اختتام تک جاری رہنے کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات نے 17 جون تا 20 جون کے درمیان ہلکی' تیز اور موسلا دھار بارشوں کے سلسلہ میں جاری کی گئی اپنی پیش قیاسی کے سلسلہ میں کہا ہے کہ موسمی تبدیلیوں کا جائزہ لیتے ہوئے کی جانے والی پیش قیاسی دراصل مطلع میں رونما ہونے والی تبدیلی کو دیکھتے ہوئے کی جاتی ہے اور بیشتر مقامات پر محکمہ موسمیات اور ماہرین موسمیات کی جانب سے کی جانے والی پیش قیاسی درست ثابت ہوتی ہے لیکن کئی مقامات پر درست ثابت نہ ہونے پر مکمل پیش قیاسی کو غیر درست قرار نہیں دیا جاسکتا۔

ہندوستان کی 80 فیصد سے زائد آبادی میٹ کا استعمال کرتی ہے

حیدرآباد۔ ملک میں فرقہ پرست طاقتوں کی جانب سے نان ویجیٹرین غذاؤں اور خاص طور پر بیف کے استعمال کے خلاف مہم چلائی جارہی ہے لیکن ہندوستانی عوام کی اکثریت نان ویجیٹرین غذاؤں کا استعمال کرتی ہے۔ ملک میں میٹ کے استعمال کے بارے میں سروے کیا گیا، جس میں یہ چونکا دینے والا انکشاف منظر عام پر آیا ہے کہ ہندوستان میں 80 فیصد سے زائد عوام میٹ کا استعمال کرتے ہیں۔ سروے سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ہندوستانیوں کی غذائی عادات میں نان ویجیٹرین لازمی حصہ ہے۔ شمال مشرقی اور جنوبی ریاستوں میں میٹ کے استعمال کا رجحان زیادہ پایا گیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ مقامی غذاؤں اور روایتی انداز کے ڈشیس میں نان ویجیٹرین کو عوام ترجیح دیتے ہیں۔ مقامی طور پر تہذیب اور روایات میں میٹ کا استعمال شامل ہے۔ سروے کے مطابق لکشا دیپ، میزورم، ناگالینڈ اور آندھراپردیش میں میٹ کا استعمال 95 % سے زائد ہے۔ راجستھان اور ہریانہ میں میٹ اور دیگر نان ویجیٹرین غذاؤں کے استعمال کا رجحان کم پایا گیا ہے۔ ہندوستانیوں کی غذائی عادات میں نان ویجیٹرین کی ترجیح سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ مٹھی بھر نفرتی عناصر عوام کو نان ویجیٹرین غذاؤں سے روکنے کی لاکھ کوشش کرلیں لیکن روایتی غذاؤں کے استعمال کو روکا نہیں جاسکتا۔ لکشا دیپ میں صد فیصد عوام میٹ کا استعمال کرتے ہیں جبکہ بنگال میں 99 فیصد عوام کی غذا میں میٹ شامل ہوتا ہے۔ آندھراپردیش میں 98 اور تلنگانہ میں 96 فیصد افراد میٹ کا استعمال کرتے ہیں۔ جھارکھنڈ، بہار، اڈیشہ، ٹاملناڈو، کیرالا، گوا، اروناچل پردیش، میگھالیہ، میزورم، ناگالینڈ، منی

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A
Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at RIYAZ PRINTING PRESS
#22-8-161 Behind Nayaab Hotel Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Head Office Contact No.04045375318,www.falaknumanews.in